عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۱ شمارہ نمبر ۱۰
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

عصر حاضر میں شہادت کا اعزاز ریوڑیوں کی طرح بانٹا جارہا ہے
شہادت کیا ہے؟ شہید کون ہے؟ ایک تحقیقی مقالہ

منکرین حیات عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں
دلائل عقلیہ و نقلیہ کے زیور سے آراستہ تحریر

اور اب جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن کی شکل میں
ہندوستان میں ایک اور سلمان رشدی

سندھ میں جاری فوجی آپریشن سے قادیانی مستثنیٰ کیوں؟
کیا یہ دہشت گرد نہیں؟
یا انہیں دہشت گردی کا این او سی حاصل ہے؟

امدادِ باہمی

مرسلہ: محمد اسماعیل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

(۱) ہر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ پس نہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان پر ظلم کرے اور نہ اس پر ظلم ہونے دے۔ (سنو) جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی کوئی ضرورت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے۔

(ابوداؤد شریف)

(۲) ہر ایک مسلمان کی خیر خواہی کرو۔ (مسند امام اعظمؒ)

(۳) جو شخص کسی تکلیف میں مبتلا آدمی کو آرام پہنچائے اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں آرام پہنچاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

(۴) حضرت نعمان بن بشیرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تمام مسلمان ایک آدمی (ایک جسم) کی مانند ہیں۔ اگر آنکھ میں درد ہو تو تمام جسم بے چین ہو جاتا ہے۔ اگر سر میں درد ہو تو بھی سارا جسم درد کرنے لگتا ہے۔ (صحیح مسلم)

تمام انسانی برادری ایک جسم کی مانند ہے۔ دنیا کے کسی مسلمان کو تکلیف ہو تو ساری دنیا کے مسلمانوں کو تکلیف محسوس کرنی چاہیئے۔ اگر ایک اسلامی سلطنت پر مصیبت آجائے تو تمام دنیا کی اسلامی سلطنتوں کو مل کر اس کی مدد کرنی چاہیئے یہ ہے اسلام کی تعلیم۔ یہ ہے اسلامی تعاون۔ حضرت شیخ سعدیؒ نے اسی حدیث کا ترجمہ یوں کیا ہے۔ ؎

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند
کہ در آفرینش زیک جوہر اند
چو عضوے بدرد آورد روزگار
دگر عضوہا را نماند قرار!

(۵) حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے ایک عمارت کی مانند ہے۔ جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط رکھتا ہے۔ پھر حضور انورؐ نے (مثال دیتے ہوئے) اپنے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل فرمایا۔ (بخاری شریف)

حضور انورؐ نے کیا اچھی مثال دے کر سمجھایا کہ مسلمان کو شیر و شکر اور ایک جان دو قالب ہو کر رہنا چاہیئے۔ جس طرح عمارت کو ہر اینٹ اتحاد کے ساتھ مضبوط رکھتی ہے۔ اسی طرح سب مسلمانوں کو اتحاد اور ضبط سے رہنا چاہیئے تاکہ ساری قوم ایک عمارت یا پہاڑ کی چٹان بنی رہے۔

(۶) حضرت تمیم داریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ الدِّینُ النَّصِیحَۃُ۔ دین نام ہے خیر خواہی کا۔ ثلاثا۔ حضورؐ نے تین بار فرمایا۔ کہ دین نام ہے خیر خواہی کا۔ صحابہؓ نے پوچھا۔ حضورؐ! کس کی خیر خواہی؟ آپؐ نے فرمایا۔ للّٰہ۔ اللہ کی خیر خواہی! ولکتابہ۔ اور اللہ کی کتاب (قرآن) کی خیر خواہی! ولرسولہ۔ اور اللہ کے رسولؐ کی خیر خواہی۔ ولائمۃ المسلمین۔ اور مسلمانوں کے اماموں (بادشاہوں۔ حاکموں۔ عالموں) کی خیر خواہی۔ وعامتھم۔ اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی!

(صحیح مسلم)

اللہ کی خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ اور اس کی قولی۔ بدنی۔ مالی عبادت میں کسی کو شریک نہ کریں۔ اور اللہ کی کتاب یعنی قرآن کی خیر خواہی یہ ہے کہ اس کو اللہ کا قانون تسلیم کرکے۔ اس کے مطابق زندگی گزاری جائے۔ اس قانون کو ملک میں نافذ کیا جائے۔ قرآن مجید کے مطالب اور معانی کی عام اشاعت کی جائے۔ اس کے درس و تدریس کا انتظام کیا جائے۔ سکولوں اور کالجوں میں اس کی تعلیم عام ہو۔ اور اللہ کے رسولؐ کی خیر خواہی یہ ہے کہ قرآن مجید پر سنتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق عمل کیا جائے۔ اسوۂ رسولؐ کی روشنی میں قرآنی احکام پر عمل پیرا ہوں۔ تمدنی۔ معیشی۔ معاشرتی۔ اخلاقی۔ مذہبی۔ دینی زندگی کا درس رحمتِ عالمؐ کی کتاب حیات سے لیں۔

اور مسلمانوں کے بادشاہوں۔ حاکموں کی خیر خواہی یہ ہے کہ معروف میں ان کی اطاعت فرماں برداری اور وفاداری کریں۔ تاکہ ملک کا نظام درست رہے۔ ان کی مخالفت نہ کریں اور اگر وہ صواب و سنت سے ہٹ جائیں تو ان کو احسن طریق سے متنبہ کریں۔ اور ان کو صراطِ مستقیم پر لائیں۔

اور عامۃ المسلمین کی خیر خواہی یہ ہے کہ جو بات اپنے لئے پسند کریں وہ ان کے لئے بھی پسند کریں۔ اور جو اپنے لئے ناپسند ہو ان کے لئے بھی ناپسند جانیں۔ ان کی جان، مال اور آبرو کی حفاظت کریں۔ ان کو ہاتھ اور زبان سے کسی طرح کی ایذا نہ پہنچائیں۔

(۷) حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی آبرو کو بچائے گا۔ اللہ تعالیٰ ضرور ضرور قیامت والے دن اس کو دوزخ کی آگ سے بچائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

مسلمان کی غیبت ہو رہی ہو تو غیبت کو روک کر مسلمان کی آبرو بچائیں۔ اسی طرح مسلمان پر بہتان لگایا گیا ہو تو اس بہتان کا دفعیہ کرکے اس کی عزت کی حفاظت کریں۔ یا کوئی ظالم کسی شریف آدمی کو گالیاں دے رہا ہو۔ تو اس کو موعظہ حسنہ سے منع کریں۔ اس طرح مسلمان بھائیوں کی آبروؤں اور عزتوں کو بچائیں اللہ تعالیٰ آخرت کے عذابوں سے بچائے گا۔

(۸) حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا۔ (ان میں سے دو یہ ہیں) نصر الضعیف۔ کمزوروں کی مدد کرنا۔ وعون المظلوم۔ اور مظلوم کی اعانت کرنا۔ (بخاری شریف)

(۹) حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے بھائی ظالم کی یا مظلوم کی مدد کر۔ حضورؐ سے پوچھا گیا کہ مظلوم کی مدد تو ہو سکتی ہے اور کرنی چاہیئے ظالم کی مدد کیسے کریں؟ آپؐ نے فرمایا۔ تاخذ فوق یدیہ یعنی ظالم کی مدد یہ ہے کہ اس کو ظلم کرنے سے روکو۔ (بخاری)

امداد باہمی کے سلسلہ میں ضروری ہے کہ دنیا میں مظلوموں کا ساتھ دیں۔ ان سے ظلم دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور ظالموں کو ظلم کرنے سے باز رکھیں۔ عبادات کے ساتھ ساتھ بندوں کی خیر خواہی اور ان کی اعانت و دستگیری بھی انسانی فرائض میں داخل ہے اور اس سے بڑا اجر ملتا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

شمارہ نمبر ۱۰	۷ تا ۱۳ صفر المظفر ۱۴۱۳ھ مطابق ۷ تا ۱۳ اگست ۱۹۹۲ء	جلد نمبر ۱۱

مدیر مسئول : عبدالرحمن باوا

اس شمارے میں

۱۔ اعلان بابی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲
۲۔ نظم (خان محمد) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴
۳۔ حکومت قادیانیوں کا بھی آپریشن کرے (اداریہ) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۵
۴۔ ماہ صفر اور مشرکانہ نظریات ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۶
۵۔ جناب صوفی عبدالرحیم نیازی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۸
۶۔ پریس کانفرنس ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۹
۷۔ فضائل شہداء ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۰
۸۔ عصمت چغتائی اور اس کا انجام ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۲
۹۔ حضورؐ بحیثیت داعی انقلاب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۳
۱۰۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کا بحران ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۴
۱۱۔ حیات مسیح علیہ السلام ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۹
۱۲۔ اخبار ختم نبوت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۱
۱۳۔ قادیانیوں کا تعاقب کیا جائے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۱
۱۴۔ فیصل آباد میں قادیانی سرگرمیاں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۲
۱۵۔ ربوہ میں قادیانی عقوبت خانے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۲
۱۶۔ دفتر ختم نبوت لاہور کا افتتاح ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۳
۱۷۔ قلعہ کالر ضلع سیالکوٹ کی ڈائری ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۳

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر

مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر

محمد انور

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ اندرون ملک

سالانہ ۔۔۔۔۔۔ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۔۔۔۔۔۔ ۷۵ روپے
سہ ماہی ۔۔۔۔۔۔ ۳۵ روپے
فی پرچہ ۔۔۔۔۔۔ ۳ روپے

چندہ بیرون ملک

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۰۹۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمن باوا ۔ طابع: سید شاہد حسن ۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ۔ مقام اشاعت: ۱۰۳ جرنیل لائن کراچی

مخدوم العلماء والصلحاء حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی امیر مرکزیہ
مجلس تحفظ ختم نبوت وزینت مسند ارشاد خانقاہ عالیہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی سے۔

خان محمد

بحرِ حقیقت خانِ محمد
کشتۂ عشقِ ذاتِ الٰہی
جانِ بصیرت خانِ محمد

ہادیٔ برحق عارف باللہ
تابعِ سنت خانِ محمد

میرِ تحفظ ختم نبوت
شیخِ طریقت خانِ محمد

علم و عمل کے نیّرِ تاباں
رہبرِ ملت خانِ محمد

وارثِ علمِ شیخِ مجدد
مہرِ محبت خانِ محمد

قاسمِ فیضِ ذاتِ مقدس
حاملِ نسبت خانِ محمد

صدق و صفا کا ایک مرقع
باعثِ رحمت خانِ محمد

اہلِ قلوب و اہلِ نظر میں
پیکرِ حکمت خانِ محمد

ان سے تعلق خیر کا مظہر
صاحبِ عظمت خانِ محمد

آیۂ رحمت خانِ محمد

عارف ان سے پیار ہے اپنا
جانِ عقیدت خانِ محمد

المرسل
صاحبزادہ رشید احمد
خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی

حکومت قادیانیوں کا بھی آپریشن کرے

صوبہ سندھ کی حکومت کی درخواست پر سندھ میں فوجی آپریشن شروع ہے یہ آپریشن کراچی میں ہو رہا ہے اور سندھ کے ان علاقوں میں بھی جو ڈاکوؤں اور لٹیروں کی آماجگاہ ہیں۔ رسہ گیر یا پتھاریداروں کے علاوہ بہت سے ڈاکو گرفتار ہو چکے ہیں اور سینکڑوں کی تعداد میں قتل بھی ہو چکے ہیں لیکن "ہنوز دلی دور است" کے مصداق معاملہ وہیں کا وہیں ہے۔

ہمیں پچھلے دنوں پنجاب سے بذریعہ بس سفر کرنے کا اتفاق ہوا انہیں اب بھی کا نوائے کی صورت میں آتی جاتی ہیں کانوائے کے آگے پیچھے پولیس کی بھاری نفری ہوتی ہے اور غریب مسافر سندھ کا سفر انتہائی سہمے سہمے کرتے ہیں کہ نا معلوم کس وقت ڈاکو حملہ آور ہوں اور ہمارا سب کچھ چھین چھان کر لے جائیں۔ ٹھیک ہے کہ آپریشن بہت ضروری ہے لیکن عوام میں عدم تحفظ کا جو احساس پایا جاتا ہے اس کا ختم کرنا اور سفر کا محفوظ بنانا بہت ضروری ہے۔

سندھ کے جن علاقوں میں ڈاکوؤں کی زیادہ سرگرمیاں ہیں وہ زیادہ تر سکرنڈ سے مورو تک اور پھر روہڑی کے بعد نوشہرو فیروز سے دادو تک کا علاقہ ہے۔ یہی دونوں علاقے قادیانیوں کے گڑھ بھی بتائے جاتے ہیں۔ ہمارے خیال میں ڈاکوؤں کو اسلحہ پہنچانے کا فرض قادیانی سرانجام دے رہے ہیں اور یہ اسلحہ بھارت سے کنری کے نزدیک واقع قادیانی اسٹیٹس سے اندرون سندھ منتقل ہوتا ہے۔

ہم نے انہی کالموں میں آج سے کچھ عرصہ قبل یہ لکھا تھا کہ کراچی میں این ایل سی کے کنٹینروں کے ایک ڈپو کا انچارج قادیانی ہے این ایل سی کے جو کنٹینر کنری جاتے ہیں وہ قادیانی افسران کے ذریعے دھڑا دھڑ اسلحہ قادیانی اسٹیٹس میں پہنچا دیتے ہیں این ایل سی چونکہ سرکاری ادارہ ہے اس لئے اس کے کنٹینروں کی چیکنگ بھی نہیں ہوتی پھر وہی اسلحہ ڈاکوؤں اور راہزنوں کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ حکومت کی طرف سے اس خبر کی ابھی تک تردید نہیں ہوئی جس سے خبر کی صداقت خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے۔

مرزا طاہر نے حال ہی میں سندھ کے بارے میں ایک بیان میں کہا ہے کہ :-

> سندھ میں ہمارا کام بہت زیادہ ہو رہا ہے جبکہ پنجاب سرحد اور بلوچستان میں کارکردگی کی رفتار سست ہے اس کے لئے جماعت کے قائدین کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ اپنے کام کی رفتار تیز کریں یہ نہیں ہونا چاہئے کہ ایک شعبہ میں کام بہت زیادہ ہو لیکن دوسرا شعبہ کمزور پڑ جائے۔

(ہفت روزہ مون ٹائمز لاہور صفحہ ۲۲ - ۲۰ تا ۲۶ جون ۱۹۹۲ء)

بظاہر مرزا طاہر یہ تاثر دے رہا ہے کہ صوبہ سندھ میں بہت زیادہ قادیانی ہو رہے ہیں لیکن اس کا اشارہ دہشت گردی اور تخریب کاری کی طرف ہے یہ کام صرف قادیانی کر رہے ہیں بلکہ جن کو اسلحہ سپلائی کیا جا رہا ہے وہ بھی قادیانیوں کے شانہ بشانہ تخریب کاری اور دہشت گردی میں مصروف ہیں۔

چند سال پہلے ریلوے اسٹیشنوں کے جلانے، ریل کی پٹڑیاں اکھاڑنے، دو مرتبہ ریلوے کے شدید ترین حادثات انہیں علاقوں میں ہوئے جہاں قادیانی کثرت سے آباد ہیں۔ شیر شاہ میں ایک مل کے قریب دو مسلح آدمی گرفتار ہوئے وہ واردات سے قبل ہی

باقی صفحہ ۲۷ پر

ماہِ صفر اور مشرکانہ نظریات

حافظ مشتاق احمد عباسی کراچی

ماہ صفر المظفر کے ساتھ بہت سی تاریخی یادیں وابستہ ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں اس ماہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا آغاز ہوا۔ ہجرت کے دو مرحلے ہیں اول مرحلہ مکہ مکرمہ سے غار ثور تک کا ہے اور دوسرا مرحلہ غار ثور سے مدینہ منورہ تک ہے اس ہجرت میں ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ ہستی تھی جو رفیق غار کے نام سے ضرب المثل بن گئیں یہ جناب صدیق اکبرؓ تھے کہ رفیق غار و رفیق مزار بنے۔ اس ماہ صفر میں مشہور صحابہ کرامؓ حضرت خبیبؓ حضرت عاصمؓ اور حضرت زیدؓ کو کفار نے انتہائی بے دردی سے شہید کیا اسی ماہ میں مشہور جنگ صفین امیر حضرت علی کرم اللہ وجہہ و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہوئی اسی ماہ صفر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کا آغاز ہوا اور جناب ابوبکر صدیقؓ کو اپنی جگہ اپنے مصلی پر نماز پڑھانے کا حکم فرمایا۔ اسی ماہ صفر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہؓ کا لشکر روم روانہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اسی ماہ صفر میں ہلاکو خان نے بغداد پر حملہ کر کے اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اس حملہ کو تاتاریوں کا حملہ کہا جاتا ہے اسی حملہ کی وجہ سے سقوط بغداد ہوا۔ اسی ماہ صفر میں اسلام کے عظیم جرنیل سلطان صلاح الدین ایوبی نے بیت المقدس کو عیسائیوں صلیبیوں سے آزاد کرایا۔

ماہ صفر اور نحوست و فال بد شگونی و توہم پرستی۔

زمانہ جاہلیت میں لوگ ماہ صفر کو منحوس سمجھتے تھے ان کا عقیدہ تھا کہ اس ماہ میں کثرت کے ساتھ آسمان سے بلائیں نازل ہوتی ہیں سو یہ مشرکانہ نظریہ ہے۔ نحوست و مصیبتوں میں گرفتار ہونے کا تعلق اعمال سے ہے اگر عقیدے و اعمال قرآن و سنت کے مطابق ہیں تو رحمت ہی ہوگی اور اگر قرآن و سنت کے خلاف ہوں گے تو نحوست ہی نحوست خوف ہی خوف ہوگا۔

ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت
دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست

برائی کے بیج ڈال کے نیکی و اچھائی کے امیدوار رہنا بیہودہ و خام خیال ہے۔ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے کا معاملہ ہے بذات خود کوئی وقت کوئی دن کوئی مہینہ کوئی جانور کوئی درخت کوئی پرندہ کوئی مکان برا و منحوس نہیں ہے اللہ جل جلالہ کے قبضہ قدرت میں موت و حیات ہے۔ عزت و ذلت اسی کے ہاتھ میں ہے نفع و نقصان اس کے علاوہ کوئی نہیں دے سکتا۔ رزق رساں صرف اللہ ہے جس کی چاہے فراخ کرے جس کی چاہے تنگ کرے۔ مشکل کشا حاجت روا سجدہ کے لائق صرف اللہ ہے۔

اللہ اگر رحمت کے دروازے کھولدے تو اس کو کوئی بند کرنے والا نہیں اور اگر وہ بند کرے تو کوئی کھول نہیں سکتا وہی ہے اللہ جو ہر چیز پہ غالب اور حکمت والا ہے۔

بد فالی کا عقیدہ رکھنا شرک ہے

ام کرزؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا فرمایا پرندوں کو اپنے گھونسلوں میں بیٹھا رہنے دیا کرو اور انہیں اڑا کر اچھی یا بری فال نہ لیا کرو۔ ایک دوسری حدیث میں ہے ______ حضرت قبیصہؓ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے طریقہ پر پرندوں کو اڑا کر نیک فال لینا یا رمل کا عمل کرنا یا بدفالی یہ سب بت پرستی و شرک ہے۔

زمانہ جاہلیت میں لوگ درختوں پہ بیٹھے پرندوں کو اڑاتے اگر وہ سیدھے رخ اڑتے تو نیک شگون لیتے اور اگر الٹی جانب اڑتے تو بری فال نکالتے اسی طرح بعض ایام کو منحوس سمجھتے یہ سب شرکیہ اعمال ہیں۔

جیسے ہمارے زمانے میں بعض لوگ الو کو منحوس خیال کرتے ہیں اور اگر گھر کی چھت یا منڈیر پر کوا کائیں کائیں کرے تو لوگ کہتے ہیں آج کوئی مہمان آرہا ہے۔ بعض لوگ طوطوں و چڑیاؤں سے فال نکلواتے ہیں بعض لوگ عاملوں کے پاس جاکر حروف سے فال نکلواتے ہیں بعض لوگ بیری کے درخت کو منحوس خیال کرتے ہیں زمانہ جاہلیت میں تیروں سے فال نکالتے کہ تیروں پر خود ہی ہاں یا نہیں لکھ لیتے پھر آنکھ بند کر کے ترکش میں سے نکالتے اگر ہاں کا تیر نکلتا تو خوش ہوتے اگر نہیں کا تیر نکلتا تو ناخوش ہوتے فرمایا یہ سب شرکیہ اعمال ہیں۔ جذام کے مریض کو منحوس سمجھ کر اس کو علیحدہ جگہ ڈال آتے جیسے کہ ہمارے شہروں میں بعض لوگ اب بھی ایسا ہی کرتے ہیں یہ سب شرکیہ اعمال ہیں بعض لوگوں کا نظریہ یہ ہے کہ ماہ صفر میں لاکھوں کے حساب سے بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ لہٰذا اس مہینہ میں شادی نہ کرو یہ سب شرک ہے۔ بعض لوگ اس ماہ میں کاروبار چھوڑ دیتے ہیں یہ بھی شرک ہے۔ بعض عورتیں جس بچہ کو خسرہ نکلا ہوا ہو اس پر حائضہ عورتوں کو جانے سے منع کرتی ہیں بعض لوگ محرم الحرام میں الٹی چارپائیاں کر کے سوتے ہیں۔ بعض لوگ ماہ محرم میں گھروں میں جھاڑو نہیں دیتے صفائی نہیں کرتے۔ بعض لوگ مخصوص بیماریوں میں سورج کی دھوپ نہیں لگنے دیتے کہ چھوت کا عقیدہ رکھتے ہیں یہ سب شرک کے عقیدے ہیں۔

ایک اور حدیث نبوی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مرض کا لگ جانا الو۔ نحوست صفر یہ سب وہم پرستی ہے ان کی کوئی حقیقت نہیں (مسلم شریف) یعنی چھوت کا ہونا یا کسی جانور کا منحوس سمجھنا یا کسی خاص بادل کو بارش برسانے والا خیال کرنا اور صفر کا عقیدہ یہ سب کچھ شرک اور عقیدہ کی کمزوری ہے۔ اسباب کے درجے میں احتیاط کرنا جیسے خارش وغیرہ کے جراثیم ہوتے ہیں اسی طرح طاعون وغیرہ کے جراثیم میں احتیاط کرنا اس میں کوئی حرج نہیں لیکن یہ عقیدہ رکھنا کہ اس میں کوئی خفیہ حیوانی یا غیبی اثرات ہیں اس کی کوئی اصل نہیں کوئی حقیقت نہیں۔

ہامہ اور صفر کے متعلق زمانہ جاہلیت کے لوگوں کا عقیدہ یہ تھا کہ جس مقتول کا قصاص نہ لیا جائے اس کی روح ہامہ یا الو کی شکل میں پکارتی پھرتی ہیں کہ میرا قصاص لیا جائے میں پیاسی ہوں اور صفر ایک جانور ہے جس کے کاٹنے سے انسان کو

بھوک محسوس ہوتی ہے اس کے سوا اور بھی غلط خیالات ہیں شریعت ان سب کو بے اصل قرار دیتی ہے اور انسانی شرافت اور اس کے اعتقادات کے لائق نہیں سمجھتی۔

مشرکانہ ہندوانہ چھو منتر شیطانی کام ہیں۔ ہمارے اس زمانے میں عام لوگوں کے غلط و کمزور اعتقادات سے ٹھگ لوگ جو عموماً عاملوں کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں خوب دولت کما رہے ہیں۔ اس قسم کے ٹھگ عامل جب لوگوں کی کمزور نفسیات دیکھتے ہیں تو خوب ان کو ورغلاتے ہیں اور کمزور کرتے ہیں اس کے بعد شرکیہ چھو منتروں شرکیہ تعویذوں اور نقشوں سے لوگوں کی جیبیں خوب صاف کرتے ہیں۔ بعض لوگ مخصوص پتھروں کے اندر دیومالائی اثرات بتا کر لوگوں سے مال ہتھیاتے ہیں بعض لوگوں گلوں میں تسبیحوں کے ہار ڈلوا کر اسی طرح مخصوص دھاگوں کے ہار اور ہاتھوں میں مخصوص کنگن کوڈ پہنتے ہیں تاکہ کمزور عقیدہ لوگوں کو لوٹ سکیں۔

اب ذرا آقائے نامدار فخر کائنات جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک دیکھئے

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھو منتر سے متعلق سوال کیا گیا فرمایا وہ شیطانی عمل ہے بنا بریں ہے کہ جب شخص کو یہ وہم ہو جاتا تھا کہ اس پر جنات کا اثر ہو گیا ہے تو وہ اس قسم کے منتر سے اپنا علاج کر لیا کرتا تھا اس سے منع کیا گیا جب انسان کا عقیدہ مشرکانہ ہو جاتا ہے تو اس پر ہر قسم کے خوف مسلط ہو جاتے ہیں اور وہ انسان شیاطین کا کھلونا بن جاتا ہے گیند کی طرح اس کے ساتھ شیاطین کھیلتے ہیں کبھی اس کو کسی درخت پر لے جاتے ہیں۔ کبھی کسی قبر پر لے جاتے ہیں کبھی کسی ٹھگ عامل و پیر کے پاس لے جاتے ہیں اس طرح اس کی دولت بھی برباد ہوتی ہے اور دین و دنیا بھی برباد ہوتے ہیں

آیات قرآنیہ و اوراد نبویہ کے اثرات

یاد رہے کہ قرآن پاک کی آیات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے اوراد و وظائف کے اثرات بے شمار ہیں مثلاً بیماری وغیرہ کے لیے سورۃ فاتحہ حفاظت کے لیے آیت الکرسی پریشانی سے حفاظت کے لیے آیۃ کریمہ فقر و فاقہ کے لیے سورۃ واقعہ غنا کے لیے سورۃ مزمل وغیرہ اسی طرح بہت سی سورتیں و آیات قرآنیہ کے مختلف اثرات ہیں انسان انہی پر عمل کرے اور ورد وظیفہ نبویہ پر عمل کرے انشاء اللہ دنیا و آخرت کے مسائل حل ہوں گے۔ قرآن و احادیث کے اوراد و وظائف دیکھنے ہوں تو اس کے لیے مستند کتاب حصن حصین ہے جس میں ہر قسم کے قرآنی و نبوی وظیفے اور ورد موجود ہیں۔ وہ تعویذ و جھاڑ پھونک جو قرآن و حدیث میں موجود ہیں جائز ہیں باقی وہ جھاڑ پھونک منتر وغیرہ جو شرکیہ کفریہ ہیں ناجائز و ممنوع ہیں

بعض لوگ ماہ صفر میں شادی بیاہ کرنا منحوس خیال کرتے ہیں کہا کرتے ہیں کہ صفر کی شادی صفر ہوگی۔ یہ سب واہیات خیالات ہیں کچھ لوگ ایک حدیث پیش کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من بشرنی بخروج صفر بشرته بالجنة۔ جو شخص مجھے ماہ صفر ختم ہونے کی بشارت دے گا میں اس کو جنت کی بشارت دوں گا۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع خود تراشیدہ ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں بعض محققین فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی اطلاع دی گئی تھی کہ آپ کی وفات ربیع الاول میں ہوگی۔ تو ملاقات ربانی کا شوق گویا محبوب کی ملاقات کی جلدی تھی اس لیے آرزو تھی کہ جلدی ماہ صفر گزر جائے

سدا شرک سے رہو دور و نفور
کہ ہو تم سے راضی خدائے غفور

خدا کے سوا کوئی قادر نہیں
بجز وار اسرار و ناظر نہیں

پڑا جس کی گردن میں زنار شرک کا
نہیں اس پہ اطلاق اسلام کا

قدم رکھ شریعت پہ بے خوف و بیم
کہ بے شک ہے یہ جادۂ مستقیم

اسی کے نظارے نظر آ رہے ہیں
جدھر بھی اٹھا کر نظر دیکھتا ہوں

جہاں دیکھتا ہوں جدھر دیکھتا ہوں
خدا ہی کو میں جلوہ گر دیکھتا ہوں

اگر تجھ کو حاصل رضا و تسلیم ہے
تو کنجی ترے ہاتھ میں سیم ہے

گلشن میں پھروں کہ سیر صحرا دیکھوں
یا معدن و کوہ و دشت و دریا دیکھوں
ہر جا تری قدرت کے ہیں لاکھوں جلوے
حیراں ہوں کہ دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں

توحید تو یہ کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

الحمد للہ
ماہنامہ
الہادی

اللہ کے فضل و کرم سے اپنے سفر کا آغاز کر چکا ہے۔ ماہنامہ الہادی میں آپ ہر ماہ یہ کچھ پڑھیں اور پائیں گے۔ تشریحات قرآن مقدس و احادیث نبوی، عقیدت و عظمت اصحاب رسولؐ، احوال انبیاء کرام علیہم السلام، سیرت اولیاء کرامؒ، اقوام عالم کی تاریخ عروج و زوال، گلہائے عقیدت یعنی حمد و نعت، اخلاقی اصلاحی اشعار، سچے نصیحت آموز حکایات و واقعات، لطائف و امثال، روحانی تشخیص و علاج۔ ماہنامہ الہادی کے مطالعہ کرنے سے انشاء اللہ دنیا و آخرت سنور جائے گی دل و ذہن کو سکون ملے گا، عقائد کی درستگی و اصلاح ہوگی۔ خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں۔ خریداری میں تعاون فرمائیں۔ ماہنامہ الہادی ایک مبارک دینی رسالہ ہے اس کی اشاعت میں حصہ لینا ہم سب کا اسلامی، اخلاقی فرض ہے۔

ماہانہ ہدیہ آٹھ روپے، سالانہ نوے روپے۔

رجوع فرمائیں
ادارہ صمدیہ نقشبندیہ نزد حسین ڈی سلوا بلڈنگ
گارڈن ویسٹ کراچی ۳، کوڈ ۷۴۵۵۰، فون: ۷۲۲۰۳۳۳

جناب صوفی عبدالرحیم نیازی

تحریک آزادیٔ برصغیر کے عظیم کارکن اور تحفظ ختم نبوت کے نامور مجاہد

کلیم اللہ ملک

درج ذیل مضمون جناب کلیم اللہ ملک کے ان تاثرات کا اظہار ہے جو کہ انہوں نے مرحوم کی ذات سے متاثر ہو کر ان کی برسی کے موقعہ پر تحریر کئے۔ کلیم اللہ ملک ضلع میانوالی کے نامور ادیب اور سیکریٹری رابطہ عالم اسلامی ہیں۔ انجمن تاجران ضلع میانوالی کے صدر بھی ہیں۔

وہ یوں دھیمے دھیمے قدم اٹھاتے، استقلال سے چلتے، محبتوں سے راستہ بناتے، وفاؤں کا سفر کرتے کہ ہر کسی کو ان پر اپنے کسی شفیق بزرگ کا گمان گزرتا۔ ایسا بزرگ جو اپنے عزیزوں کو پھلتا پھولتا دیکھ کر خوشی سے پھولا نہیں سماتا۔ میں نے انہیں کبھی کسی سے بغض یا حسد رکھتے نہیں دیکھا۔ میرے ساتھ ان کی محبت کا عالم تو یہ تھا کہ فیصل آباد سے موسیٰ خیل یا موسیٰ خیل سے فیصل آباد جانا ہوتا تو میری دکان پر آ کر رخصت ہوتے۔ ان کی اس بے لوث محبت کا قرض مجھ پر باقی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ وفائیں لوٹائی تو جا سکتی ہیں لیکن محبت کا بدل نہیں ہوتا۔ وفا کے لمحے عارضی ہوتے ہیں اور محبت ایک دائمی حقیقت کہ انسان محبوب تلاش کرے تو محسوس ہوتا ہے سو سال پہلے سے اس سے محبت ہے۔ ایک شاعر نے محبت اور وفا میں تعریف یوں کی ہے

مجھ کو غم فراق سے رغبت تو ہے مگر
میں جان دے رہا ہوں وفا کے ثبوت میں
لایا ہوں میں مشفق کو نظر میں سمیٹ کر
دل خون ہو رہا ہے حنا کے ثبوت میں

جناب صوفی عبدالرحیم خان مرحوم جب بولتے تو ان کی زبان میں اسلام، تجربات اور محبتوں کی داستانیں رقص کرتی تھیں یوں محسوس ہوتا کہ وہ مغلیہ حکومت کے زوال اور انگریزوں کے برصغیر پر تسلط کے دن سے ایک غضب سے غاصبوں کے لئے بن گئے ہیں۔ ان کی عمر اتنی نہ تھی لیکن وہ ان مردان حریت کے وارث تھے جو دو سو سال سے انگریز کی غلامی کی طنابیں توڑنے کی جنگ لڑ رہے تھے اور دراشتوں کے امین اس شمع کی مانند بن جاتے ہیں جو درد کے ماروں کے ساتھ ساتھ جلتی ہے۔ وہ اپنے اشکوں میں اپنے جنتی رہروں کی یادیں اس طرح بسا لیتے ہیں جیسے وارث اب سے نہیں چاند ستاروں کے ساتھ ساتھ روز ازل سے رواں دواں ہوں۔ مجھے محترم بزرگوارم صوفی عبدالرحیم خان مرحوم جو کہ موسیٰ خیل کے پہلے رہائشی تھے۔ ہمیشہ اس طرح نظر آتے جیسے وہ موسیٰ خیل میانوالی کی مجموعی حلیم طبعی کا نچوڑ ہوں۔ ان کی معاشرتی شروع اس شعر کے گرد گھومتی کہ

ہر آنکھ سے ڈھلکا ہوا آنسو ہے ہمارا
دکھ چاہے کسی کا ہو امانت ہے ہماری

اپنے فکر اور سوچ و نظریۂ حیات سے اتنے پاوفا کہ کوئی ایک قدم تو کجا ایک انچ بھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹا سکا۔ ان کا دل عالم اسلام کے لئے دھڑکتا۔ ان کے قدم شہادت کی آرزو میں اٹھتے۔ ان کے دن اسلامی نظام کی مکمل فرمانروائی کے لئے بسر ہوتے اور ان کی راتیں خدا کے بزرگ و برتر کی یاد میں بسر ہوتی۔ وہ مثبت ذہنیت کے مالک منفیت سے کوسوں دور جیسے وہ اس جلدی میں ہوں کہ مجھے ان فضول باتوں کے جواب کا وقت نہیں۔ ہمارا ماحول قطعاً ایسا نہ تھا جیسے وہ تھے کہ کسی کا دل و دماغ پر قبضہ۔

دوستوں کے ہاتھ میں پتھر بھی تھے نشتر بھی تھے
میرے دامن میں دعاؤں کے سوا کچھ بھی نہ تھا
جس پہ ہم کو قابل تعزیر ٹھہرایا گیا
چند نا کردہ خطاؤں کے سوا کچھ بھی نہ تھا

سید اسماعیل شہید بالاکوٹ کی تمناؤں کا امین، سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی اداؤں کا رفیق، مولانا گل شیر شہید کی علاقہ بچھوار کی تلاش، مردان حریت برصغیر پاک و ہند کی وفاؤں کا آرزو صوفی عبدالرحیم خان مرحوم وہ فطرت اور عمل کوش تھے کہ جن کی پہچان فقط ذات محمد کی غلامی تھی۔ وہ اپنے لہجہ میں دوام رکھتے اور واشگاف ہو کلام رکھتے۔ حق کو سمجھنے میں کچھ ضائع نہیں کیا اور یوں ڈٹے کہ عمر بیت گئی۔ انہیں کوئی اس صداقت سے ہٹا نہ سکا۔

میدان ختم نبوت کے ایسے عظیم مجاہد کہ یوں محسوس ہوتا کہ جیسے وہ ازل سے جھوٹے کذابوں کا پیچھا کر رہے ہوں۔ ان کا دامن کردار و عمل بے داغ تو جذبۂ خدمت کی روشنی بے لوث تھیں۔ تقسیم ہند سے قبل دو سو سال کی جدوجہد آزادی نے جنگ آزادی کے رہنماؤں کو خلوص کی ایسی نعمت عطا کر دی تھی کہ کہیں کہیں ان کی قربانیوں پر قرن اول کی یاد تازہ ہوتی نظر آتی۔ بلاشبہ صوفی عبدالرحیم خان مرحوم آف موسیٰ خیل بھی اس قافلے کا ایک ایسا بچھڑا ہوا راہی معلوم ہوتا جسے قرار اس داستان کو دہرانے میں ملتا۔ مرحوم صبر و تحمل کی بدولت ایک با مرد مسلمان اور روایت کی حیثیت سے والدین کی عظمت تھے۔ وہ شرافت کا قرینہ اخلاص و محبت کا خزینہ اور سفیر مدینہ تھے۔ وہ طبیعت میں بلا کی روانی رکھتے تو جہد مسلسل میں مستغرق جوانی رکھتے۔ انہوں نے راحت کی ابدی محفل کی رکنیت اختیار کر رکھی تھی۔ خوف خدا سے مزین وہ عاشق مصطفیٰ تھے کہ ہر لحظ سادگی میں گزارتے اور جب کبھی مشکل در پیش آتی تو ایک نسخہ نکال لیتے۔

عجب نسخہ ملا ہے قرار جان کا مجھے
میں نعت کہنے لگا جب بھی بے قرار ہوا

مرحوم مذکورہ "سہند کو" زبان کے شاعر تھے اور اسی

باقی صفحہ ۲۷ پر

وضاحتوں کا شوق

ہفت روزہ ختم نبوت کو الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے قارئین کرام کی ایک بہت بڑی تعداد عطا کی ہے ان میں ہر مزاج ہر قوم اور ہر مسلک کے افراد شامل ہیں جن میں سے بعض کے دلچسپ اور عجیب عجیب نامے ہمیں موصول ہوتے رہتے ہیں ایسا ہی ایک نامہ ہمیں گذشتہ دنوں اپنے ایک قاری کا موصول ہوا جن کا نام ظاہر کرنا ہم مناسب نہیں سمجھتے اور نہ ہی طنز کے تیر دل جلے کے بھالوں سے مزین ان کے خط کو ہم لفظ بلفظ چھاپنا چاہیں گے۔

ہمارے ان محترم قاری کا ایک گرامی نامہ ہمیں اس سے قبل بھی موصول ہوا تھا جس میں انہوں نے ہفت روزہ ختم نبوت کے مقبول عام سلسلے ''ازبلا'' کے ایک پیراگراف پر اعتراض کیا تھا اور اس پر ہم سے وضاحت اور مضمون نگار سے معذرت تحریری کا مطالبہ کیا تھا۔ جب ان کے اعتراض پر غور کیا گیا تو پتہ چلا کہ معترض کو مذکورہ پیرا سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی ہے چنانچہ ان کے خط پہ تحریر کردہ ٹیلیفون نمبر پر ان سے رابطہ کرکے ان کی غلط فہمی رفع کرنے کی کوشش کی گئی اور انہوں نے ہماری رائے سے اتفاق بھی کیا۔ اب ان کا تازہ گرامی نامہ ہمیں موصول ہوا ہے اس میں آخر میں انہوں نے ٹیلیفون پر کسی معاون سے رابطے سے انکار کیا ہے اور لکھا ہے کہ چھپے ہوئے میں وضاحت قابل قبول ہوگی اور وہ بھی بدیر مشکوک۔

اب آئیے ان کے اعتراض کی طرف، ہمارے قلمی معاون محترم محمد اقبال صاحب کا ایک مضمون بعنوان ''وزیدہ'' شائع ہوا تھا۔ جس میں حضرت حسن بصری کی روایت نقل کی گئی تھی جس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت حفصہ کو مخاطب کرکے یہ ارشاد درج تھا:-

''اے حفصہ کیا تو نہیں جانتی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف کردیئے گئے تھے''

معترض کا کہنا ہے کہ یہ الفاظ لکھ کر مضمون نگار توہین رسالت کے مرتکب ہوئے ہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گناہ تھے ہی نہیں تو معافی کا سوال کہاں سے آگیا؟

ہمارے اس قاری نے اتنا بھی غور کرنا مناسب نہ سمجھا کہ یہ الفاظ ہمارے فاضل مضمون نگار محترم محمد اقبال صاحب کے نہیں بلکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں لہذا مذکورہ تحریر سے توہین رسالت کے پہلو نکلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عشق کے تذکرہ سے احادیث کے ذخیرے اور تاریخ کے اوراق بھرے پڑے ہیں یہ وہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتقال کی خبر

سن کر تلوار کھینچ لی تھی اور اعلان کردیا تھا کہ اگر کسی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ کے وفات کی بات کی تو اس کا سر تن سے جدا کر دیا جائے گا یہ عشق رسالت کی آخری حد تھی کہ محبوب کے انتقال پر یقین ہی نہیں آیا۔

اب غور کیا جائے کیا یہی عمر رضی اللہ عنہ توہین رسالت کے مرتکب ہو سکتے ہیں؟

ہاں! ہمارے معترض قاری ہم سے روایت کا حوالہ طلب کر سکتے تھے کہ اگر یہ واقعی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے تو پھر کتاب کا حوالہ دیا جائے کہ یہ الفاظ کہاں سے لئے گئے ہیں؟

مذکورہ روایت کے حوالے کے لئے ہم نے محترم محمد اقبال صاحب سے رابطہ کرنا مناسب نہ سمجھا کیونکہ وہ بھائی کے انتقال کے صدمے سے دوچار ہیں البتہ مذکورہ روایت کی مؤید ایک اور روایت پیش کرتا ہوں:-

حضور اکرم رات کو نماز میں بہت لمبا قیام فرماتے حتیٰ کہ آپ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتا اور صحابہ کرامؓ کو آپ پر ترس آجاتا ایک روز صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ تو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیئے ہیں پھر آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟

تو حضورؐ نے فرمایا۔

اَفَلَا اَکُونُ عَبْدًا شَکُوْرًا۔

اس طرح شفاعت کی طویل حدیث میں ہے کہ جب مخلوق جمع ہو کر مسیح علیہ السلام کے پاس جائے گی تو وہ فرمائیں گے محمدؐ کے پاس جاؤ جو خاتم النبیین ہے جن کی اگلی پچھلی سب خطائیں اللہ تعالیٰ معاف کر چکا ہے۔

(حاشیہ بر سورہ فتح تفسیر عثمانی)

اس کے علاوہ قرآن مجید کی سورۃ محمدؐ کی آیت نمبر ۱۹ میں ارشاد خداوندی ہے:-

ترجمہ:- تو آپ اس کا یقین رکھئے کہ بجز اللہ کے اور کوئی قابل عبادت نہیں اور آپ اپنی خطا کی معافی مانگتے رہیئے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لئے بھی اور اللہ تمہارے چلنے پھرنے اور رہنے سہنے کی خبر رکھتا ہے۔

(ترجمہ از بیان القرآن)

اس کے علاوہ سورۃ فتح کی ابتدائی آیت کا ترجمہ ملاحظہ ہو:-

''ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تا معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے''

(ترجمہ تفسیر عثمانی سورۃ فتح آیت ۱-۲)

لیکن یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ خطائیں اور گناہ عام لوگوں کی خطاؤں کی طرح ہیں بلکہ جہاں قرآن مجید کی آیات اور احادیث مبارکہ میں حضورؐ کی خطاؤں کا ذکر آتا ہے وہاں

باقی صفحہ ۲۶ پر

فضائلِ شہداء

ڈاکٹر فیوض الرحمٰن

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "کوئی شخص جو جنت میں داخل ہو جائے اور پھر اس کو یہ کہا جائے کہ لوٹ کر دنیا میں چلا جا! ساری دنیا کی حکومت و دولت تجھے دی جائے گی تو وہ کبھی جنت سے نکل کر دنیا میں آنے پر راضی نہ ہوگا۔ سوائے شہید کے جو یہ تمنا کرے گا کہ مجھے دنیا میں بھیج دیا جائے تاکہ میں پھر جہاد کر کے شہید ہوں اسی طرح دس مرتبہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجا جاؤں، پھر شہید ہو کر آؤں۔ کیونکہ اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا بڑے اعزاز و اکرام کا مشاہدہ کرے گا جو اور کسی عمل کا نہیں ہے۔"

ایک دوسری روایت میں ہے کہ شہادت کی فضیلت کی بنا پر وہ یہ تمنا کرے گا۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "شہید کے تمام گناہ سوائے قرض کے معاف کر دیئے جاتے ہیں۔" (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا انس بن النضر غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے انہوں نے عرض کی "یا رسول اللہ! میں پہلے غزوہ (بدر) میں شریک نہیں ہو سکا تھا جس میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین سے قتال کیا تھا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرکین سے لڑنے کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائیں گے کہ میں کیا کرتا ہوں۔ پھر غزوۂ احد میں جب مسلمانوں پر افتاد پڑی تو انہوں نے ان سے کہا۔ اے اللہ! جو کچھ ان سے ہوا ہے میں اس کی آپ سے معذرت چاہتا ہوں اور جو کافر و مشرک کر رہے ہیں ان سے بری ہوں۔ پھر وہ دشمن کی طرف آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے کہ انہیں راستہ میں حضرت سعد بن معاذ ملے۔ پھر ان سے کہنے لگے۔ "اے سعد بن معاذ! نضر کے مالک کی قسم! مجھے احد کے اس طرف سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔" حضرت سعد نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ! جو انہوں نے کیا وہ مجھ سے تو نہ ہو سکا۔" حضرت انس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ ان کے جسم پر اسی سے اوپر تلوار، نیزے، بھالے اور تیر کی ضربیں موجود تھیں اور مشرکین نے ان کی شہادت کے بعد ان کا مثلہ کر دیا تھا، ناک کان بھی کاٹ دیئے تھے، انہیں ان کی انگلیوں کے پوروں سے صرف ان کی بہن ہی پہچان سکیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ ہمارے خیال میں قرآن پاک کی یہ آیت ایسے ہی لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

"مومنوں میں سے کچھ ایسے ہیں کہ انہوں نے اللہ سے جو عہد و پیمان باندھا تھا وہ سچ کر دکھایا۔"

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ "میرے والد کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا گیا اور مشرکین نے ان کا مثلہ کر دیا تھا میں نے ان کے منہ کو دیکھنے کے لئے کپڑا اٹھانا چاہا تو مجھے اپنی قوم نے روک دیا۔ میں نے ایک چیخ سنی۔ کہا گیا کہ عمرو کی بیٹی یا عمرو کی بہن ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیوں روتی ہو" یا یہ فرمایا تمہیں رونا واویلا کرنا نہیں چاہئے۔ "اس پر تو فرشتوں نے اپنے بازوؤں سے سایہ کر رکھا ہے۔"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ جب میرے والد کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے جابر! کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد سے کیا کہا ہے؟ میں نے عرض کیا۔ ضرور۔ "اللہ تعالیٰ تو پردہ کے پیچھے ہی سے کسی سے کلام کرتے ہیں مگر تمہارے والد سے تو براہ راست اور بغیر کسی پردہ کے کلام فرمایا اور ان سے پوچھا عبداللہ! تمہاری کوئی آرزو ہو تو بتاؤ؟ میں وہ پوری کروں گا۔ عبداللہ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا۔ اے میرے رب! مجھے ایک بار پھر زندہ کر کے بھیج دیجئے تاکہ تیری خاطر اس جان کو پھر قربان کر سکوں۔ اللہ نے فرمایا کہ یہ بات طے شدہ ہے کہ یہاں آنے کے بعد واپس نہیں جا سکتے۔ اس پر انہوں نے عرض کیا۔ اے میرے رب! جو لوگ میرے پیچھے ہیں پھر ان تک یہ بات پہنچ جائے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کے بارے میں ہرگز یہ گمان نہ کرو کہ وہ مردہ ہیں۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "عبداللہ بن جعفر! تمہیں مبارک ہو! تمہارے والد تو فرشتوں کے ساتھ آسمانوں میں پرواز کر رہے ہیں۔ (طبرانی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! کونسا جہاد سب سے بہتر ہے؟ فرمایا (جس میں) تمہارا گھوڑا زخمی ہو جائے اور تمہارا خون بہہ جائے۔ (ابن حبان)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "شہید جنت کی نہر پر سبز گنبد میں ہیں۔ جنت سے انہیں صبح و شام رزق ملتا ہے۔ (احمد)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں میں رکھ دی جاتی ہیں جو جنت کے پھل یا جنت کے درخت کے پھل سے (سیراب ہوتے) ہیں۔

حضرت مسروق کا کہنا ہے کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت (جو لوگ اللہ کی

راہ میں مارے جائیں انہیں ہرگز مردہ خیال نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں رزق پاتے ہیں، کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ہم نے بھی اس کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا، جس پر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ، "شہداء کی روحیں پرندوں کے پیٹ میں اور عرش سے لٹکی ہوئی قندیلوں میں رکھ دی جاتی ہیں۔ جنت میں جہاں چاہتی ہیں چلتی پھرتی ہیں اور پھر ان قندیلوں میں آجاتی ہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہو کر ان سے پوچھتے ہیں، کسی چیز کی خواہش ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ، "ہم کس چیز کی خواہش کریں جب کہ جنت میں جہاں کہیں ہم چاہتے ہیں چلتے پھرتے ہیں، یہ سوال و جواب کا سلسلہ تین بار جاری رہتا ہے۔ پھر جب وہ دیکھتے ہیں کہ اب مانگنے والی چیز تو کوئی نہیں رہی۔ تو وہ عرض کرتے ہیں کہ،

"اے پروردگار! ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہماری روحیں ہمارے جسموں میں دوبارہ ڈال دیں تاکہ ہم ایک بار پھر تیری راہ میں اپنی جان قربان کر سکیں۔"

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، "شہید کی سفارش اپنے خاندان کے ستر افراد کے بارے میں مقبول ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "قتل ہونے والے تین قسم کے ہیں۔ وہ مرد مومن جس نے اپنی جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ جب اس کا دشمن سے سامنا ہوا تو وہ ان سے لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔ یہ ان شہیدوں میں سے ہے جس کا اللہ نے امتحان لے لیا۔ وہ جنت میں اللہ کے عرش کے نیچے جگہ پائے گا۔ اس سے اللہ کے نبی، درجہ نبوت کی وجہ سے اوپر ہوں گے اور دوسرا وہ جسے اپنے گناہوں کا کھٹکا لگا رہتا ہے اور وہ بھی دشمن سے لڑتے لڑتے شہید ہو جاتا ہے۔ اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں کہ تلوار گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور جنت کے جس دروازے سے وہ چاہے گا اسے داخل کر دیا جائے گا اور جنت کے آٹھ اور دوزخ کے سات دروازے ہیں اور ایک سے ایک اوپر ہوگا۔ اور تیسرا وہ منافق جس نے اپنے مال اور جان سے جہاد کیا۔ دشمن سے لڑتے لڑتے اللہ کی راہ میں مارا گیا۔ یہ دوزخ میں جائے گا۔ اسلئے کہ تلوار منافقت کو نہیں مٹاتی۔ (ابن ماجہ)

حضرت نعیم بن عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، سب سے افضل شہید کون سا ہے؟ آپؐ نے فرمایا "جو دشمن کا مقابلہ کرتے کرتے مر جاتے ہیں مگر منہ نہیں پھیرتے، یہ لوگ جنت کے بالا خانوں میں ہوں گے۔ ان کا پروردگار ان کی ثابت قدمی دیکھ کر ان پر ہنستا ہے اور جب تیرا رب دنیا کے اندر کسی بندے پر ہنس دے تو پھر آخرت میں اس کا کوئی حساب نہ ہوگا۔ (احمد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپؐ ہمارے ساتھ کچھ لوگ بھجوا دیں جو ہمیں قرآن و سنت کی تعلیم دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے ساتھ ستر انصاری صحابہؓ کو جو قراء تھے بھجوا دیا۔ انہیں میرے ماموں "حرام" بھی تھے۔ یہ حضرات رات کو قرآن کریم پڑھتے پڑھاتے اور اسے یاد کرتے کراتے تھے اور دن کو دور سے پانی لاتے اور اسے بیچ کر اس سے اصحاب صفہ اور دیگر فقیروں کے لئے کھانا خرید کر لاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کے ساتھ بھجوا دیا۔ ان لوگوں نے انہیں راستہ ہی میں دھوکہ سے شہید کر دیا (ایسے میں) انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! ہمارے حال احوال کی خبر آپ ہمارے نبی تک پہنچا دیں کہ ہم آپ سے جا ملے اور ہم آپ سے راضی ہیں اور آپ ہم سے راضی۔ اتنے میں ایک آدمی نے پیچھے سے آکر حضرت حرام کو نیزہ مار کر شہید کر دیا۔ انہوں نے آخری الفاظ جو کہے وہ یہ تھے "مجھے رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو بتایا کہ تمہارے وہ بھائی شہید کر دیئے گئے ہیں اور انہوں نے (آخری وقت میں) اللہ تعالیٰ سے یہ آرزو کی تھی کہ ہماری طرف سے ہمارے نبی تک یہ پیغام پہنچا دیجئے کہ ہم اللہ سے جا ملے ہیں۔ ہم آپ سے راضی ہیں اور آپ ہم سے راضی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے ساتھ جہاد کے لئے تشریف لے جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک اعرابی کے خیمے سے ان کا گزر ہوا۔ اعرابی نے خیمہ کے کونے کو اٹھا کر پوچھا کہ آپ کون لوگ ہیں؟

اسے بتایا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے ساتھ غزوہ پر جا رہے ہیں۔ اس نے پوچھا کیا اس میں کوئی دنیوی فائدہ بھی ہوگا؟

اسے بتایا گیا کہ ہاں! جو مال غنیمت ملا وہ مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ اس نے اپنے خاص اونٹ کو لیا اور ان کے ساتھ چل پڑا۔ وہ اپنی سواری کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آتا چلا گیا۔ صحابہؓ نے اسے روکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس اعرابی کو میرے پاس آنے دو۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ یہ جنت کے بادشاہوں میں سے ہے۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ وہ دشمن سے لڑتا ہوا شہید ہو گیا۔ آپؐ خوشی سے آکر اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور خوشی سے ہنسنے لگے۔ پھر اس سے اپنا منہ موڑ لیا۔ ہم نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو خوشی سے ہنستا ہوا دیکھا اور پھر آپؐ نے اس سے منہ موڑ لیا۔ کیا ماجرا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ جہاں تک میری خوشی کا تعلق ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی روح کو جو عزت عطا کی گئی اس کی وجہ سے ہے اور جہاں تک میرے منہ موڑنے کا تعلق ہے وہ اس لئے کہ اس کی خوبصورت حور بیوی اس کے سرہانے آکر کھڑی ہو گئی تھی

(۱۶) حضرت عامر بن سعدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نماز کے لئے آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ جب وہ صف کے آخر میں پہنچا تو اس نے کہا، "اے اللہ! مجھے وہ عطا کر جو تو نے اپنے نیک بندوں کو عطا کیا ہے۔ آپؐ جب نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا کہ ابھی ابھی یہ بات کس نے کی؟ اس آدمی نے کہا کہ میں نے۔ آپؐ نے فرمایا، "پھر تیرا گھوڑا (جہاد میں) زخمی ہوگا اور تو شہادت پائے گا۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

عصمت چغتائی اور ان کا انجام

حکیم عبدالقوی دریا آبادی

مشہور فحش نگار اور ترقی پسندوں کی سرتاج عصمت چغتائی تقریباً ۸۰ سال کی طویل عمر پاکر اس دنیا سے رخصت ہوگئیں اور انھیں ان ہی کے حسب وصیت مسلمانوں کی طرح دفن نہیں بلکہ جلایا گیا۔ ترقی پسند حلقوں میں ان کا ماتم ہورہا ہے ان کا شمار سعادت حسن منٹو، راجندر سنگھ بیدی اور کرشن چندر کی صف میں کیا جارہا ہے حالانکہ وہ اپنی فحش اور اخلاق سوز تحریروں میں ان سب سے بڑھ چڑھی ہوئی تھیں۔ ان کا بدنام ترین جنسی افسانہ "لحاف" جن کو ان کے ادب یا بے ادبی کا شاہکار کہا جاتا ہے خشونت سنگھ کے سے صحافی نے (جن کی تحریروں میں شہوانیت عموماً نمایاں رہتی ہے) اسے فحش قرار دے کر اسے چھاپنے سے انکار کردیا تھا۔ افسانہ کی اشاعت کے بعد اس کے خلاف مقدمہ بھی چلا۔ بھلا ہو انگریز اور اس وقت قانون کی بے بضاعتی کا کہ عدالت نے ان کو بری کردیا۔ ایک شریف اور معزز مسلم گھرانہ میں پیدا ہوتے اور نشوونما پانے کے باوجود ان کے قلم کا اٹھان اسلامی اور اخلاقی قدروں سے بغاوت کا ہوا اور اسی کو ان کا سرمایۂ کمال تصور کیا گیا۔ ان کی کتابیں "ضدی" اور "چوٹیں" سب اسی رنگ کی تھیں۔ اپنے حقیقی بھائی اور اپنی دلچسپ تحریروں میں انتہائی بے اعتدالی برتنے والے اور مذہبیات و اخلاقیات سے تمسخر کرنے والے مرزا عظیم بیگ چغتائی مرحوم (جن کو وفات سے قبل توبہ اور رجوع کی توفیق ہوگئی تھی) کے انتقال پر اپنے مضمون "دوزخی" میں ان کا خاکہ جس بے باکی سے پیش کیا اور جس طرح ان کی زندگی اور مرض موت جس میں انھیں بدترین قسم کے جسمانی آزار جھیلنے پڑے تھے۔ ان کا تفصیلی نقشہ عبرت کے لہجہ میں نہیں بلکہ ترقی پسندانہ مضحک لہجہ میں پیش کیا۔ ان کے مرنے پر ان کے مداح مضمون نگاروں نے اس کی خصوصی داد دی اور ایسی باغی خاتون جو مرد کے تابع نہیں رہنا چاہتی تھی اور مرد کو اپنے سے اعلیٰ و ارفع تو خیر کیا مانتی بلکہ موقع ملنے پر اس کی تذلیل پر بے دھڑک اترآتی تھی ان کے پس مرگ قدردانی کرنے والوں میں سے ایک نے یہ بھی لکھا ہے کہ ۱۹۳۰ء میں جس فساد کی بنیاد انھوں نے ڈالی تھی اس کی چنگاریاں ان کے مرتے دم تک پر تصنع سماج (ظاہر ہے کہ اس سے مراد مسلم معاشرہ ہی ہے) کی زبوں حال قدروں کو خس و خاشاک کی طرح جلاتی رہیں۔ انھوں نے ریڈیو پر کبھی کبھی تقریریں کیں۔ ان میں بھی وہ اپنے اسی مخصوص اسٹائل میں مردذات کو گالیاں دیتی رہیں اور اس کے تفوق سے انکار کرتی رہیں۔

مذہب اسلام سے ان کو کتنا لگاؤ تھا اور آزادی کے بعد مسلمانان ہند کو کن حالات سے گزرنا پڑا۔ اس کے بارہ میں ان کے ایک مداح کا چونکا دینے والا انکشاف بھی پڑھ لیجئے۔

" عصمت آپا وطن پرست تھیں اور سیکولر مزاج۔ ایک مرتبہ (ان کے مرحوم شوہر) شاہد لطیف نے ان سے کہا کہ چلو پاکستان چلتے ہیں۔ عصمت چغتائی نے فوراً کہا کہ اگر زیادہ بولے تو میں ہندو ہوجاؤں گی۔ انھوں نے مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ یہاں ہمارے ملک ہندوستان میں مجھے کہیں متعصبانہ رویہ کی شکایت کا موقع نہیں ملا۔

انھوں نے مجھے یہ بھی بتایا کہ میں نے گیتا کا بہت گہرائی سے مطالعہ کیا اور میرے نزدیک یہ دنیا کی سب سے اہم ترین کتاب ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ گیتا میں دنیا کے (W/S DoM) عقل و فکر کا نچوڑ موجود ہے۔

ان خیالات کی حامل عورت نے اگر یہ وصیت کی کہ مرنے کے بعد اسے ہندو کی طرح جلایا جائے تو اس پر کیسے تعجب ہوسکتا ہے۔ حمید دلوائی اور شری چھاگلا اس سے قبل ایسے ہی وصیت کرکے اپنے وارثوں سے اس پر عمل کرا بھی چکے تھے۔ البتہ حمید دلوائی نے موت سے کچھ قبل یہ اعلان بھی کردیا تھا کہ میں سرے سے مسلمان ہی نہیں ہوں۔ زندگی بھر اردو زبان میں لکھنے والی اور اس کی ادیبہ شمار ہونے والی اس خاتون نے ایک ترقی پسند شاعر سردار جعفری سلطان پوری کے ساتھ یہ مشورہ پوری کی بلند آہنگی کے ساتھ دیا تھا کہ اردو کے موجودہ رسم خط کو دیوناگری میں تبدیل کرکے لسانی جھگڑے کو ختم کردیا جائے۔ ان کی اس تحریک پر شدید رد عمل ہوا" اور حد یہ کہ ترقی پسند ادیبوں کی اکثریت نے بھی اسے ٹھکرادیا لیکن باغیانہ فطرت والی عصمت چغتائی اپنی اس رائے پر اٹل رہیں۔

ہندوؤں کی مذہبی کتاب گیتا جس کی انھوں نے اتنی تعریف کی بہر حال اخلاق کی ایک اعلیٰ کتاب ہے اس کو سمجھ کر پڑھنے کے بعد ان کے قلم سے اس قسم کے خرافات اور فحشیات کا نکلنا اور زیادہ حیرت انگیز ہے۔ آخر زمانہ

باقی صفحہ ۲۶ پر

صرافہ بازار میں سب سے قدیم دکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی

فون نمبر : ۲۴۵۸۰۳

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت داعی اِسلامی انقلاب

راؤ محمد اسحاق، میاں چنوں

حضورؐ ایک داعی انقلاب تھے اس ہنگامہ خیز کائنات نے اگرچہ کئی انقلابات کا مشاہدہ کیا مگر جو آفتاب فاران کی چوٹیوں سے طلوع ہوا اس کی ضیا پاشیوں سے کروڑوں انسانوں کے دل اب تک حرارت اور توانائی سے آشنا ہیں ؎

اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

آئیے! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ محمد عربیؐ کا انقلاب کس نوعیت کا انقلاب تھا؟ اس کا مرکز و محور کیا تھا اور جب حضورؐ نے با آواز بلند:-

یا ایھا الناس قولوا لا الٰہ الا اللہ تملکوا العرب والعجم،

ترجمہ: اے لوگو! لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کر لو تو تم عرب و عجم کے فرمانروا بن جاؤ گے؟

اس انقلاب کا نقطہ عروج یہ تھا کہ کائنات ارض و سما کا حقیقی بادشاہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے، وہی انسانوں کا آقا ہے وہی قانون ساز ہے وہی خالق و رزاق ہے

سروری زیبا فقط اس ذات بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے اک وہی باقی بتان آزری

نوع انسانی کے افراد برابر ہیں سب کے باپ حضرت آدمؑ ہیں اور حضرت آدم مٹی سے پیدا کئے گئے تھے اور سب انسانوں کو اپنے ایک ہی آقا کے حضور بندگی و عبودیت کے تقاضے پورے کرنے چاہئیں، اگر ایک انسان اپنے جیسے انسان کے آگے جھکتا ہے تو یہ شرف آدمیت کی توہین ہے تکریم انسانیت کی تذلیل ہے حضور اکرمؐ کا پیغام اور انقلاب فکر و نظر کے زاویوں کو بدلنے کی دعوت اور قلب و روح کے سانچوں کو تبدیل کرنے کا پروگرام ہے۔

جب آخری نبوتؐ کا آفتاب عالم تاب چمکا تو پست انسانیت بلند ہو گئی ذرے آفتاب سے چشمک زنی کرنے لگے، مجبوروں اور مقہوروں کو ظالم انسانوں سے ٹکرانے کا حوصلہ نصیب ہوا، غلاموں نے آقاؤں کے خیموں کی طنابیں توڑ ڈالیں، شوکت کسریٰ اور شان قیصری خاک میں مل گئی اور اخوت و مساوات کی بنیادیں استوار ہو گئیں۔

وہ دانائے سبل ختم رسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا

حضورؐ کی دعوت حریت فکر و نظر کی دعوت تھی اخوت و مساوات کا پیغام تھی دنیا نے انقلاب فرانس دیکھا جس کے نعرے اخوت مساوات اور حریت تھا

تھے چشم فلک نے روس کا انقلاب بھی دیکھا جو غریبوں اور مزدوروں کو انسانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز کرنے کا دعویٰ لے کر برپا ہوا لیکن انسانیت انقلابات میں کہاں بلند ہوئی بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ انسان اور زیادہ ذلیل ہو گیا۔ گورے اور کالے اب بھی ایک دوسرے سے برسرپیکار ہیں جنوبی امریکا کی گوری حکومت افریقیوں کو جانوروں سے بدتر سمجھتی ہے۔ اشتراکی انقلاب نے مزدوروں کو سرمایہ داروں سے صف آرا تو کر دیا لیکن جب ہنگری اور چیکوسلواکیہ کے مزدوروں اور دانشوروں نے اپنے حقوق کا مطالبہ کیا تو انہیں ٹینکوں سے روند دیا گیا، اور جب پولینڈ کے مزدوروں نے اپنا حق مانگا تھا تو اشتراکی انقلاب نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

اس کے برعکس اسلامی انقلاب قلب و نگاہ کی پاکیزگی کا پیغام ہے فکر و نظر کی عفت کا۔ داعی پیغمبر انقلاب نبی کریمؐ کی زیر قیادت انسانوں کی ایک ایسی جمعیت تیار کی، جس کے نمونے چشم فلک نے ایک بار دیکھے اور دوسری بار دیکھنے کی خواہش میں لیل و نہار گردش لے رہے ہیں۔ اسلام کا انقلاب تو ایسا ہے کہ ایک نوجوان عورت زیور پہنے سونا اچھالتی صنعا سے لے کر یمن تک سفر کرتی ہے اور اسے خدا کے سوا کسی ہستی کا خوف نہیں ہے اب ذرا دور حاضر کے مہذب اور ترقی یافتہ انسانوں کے کردار کی ایک جھلک بھی دیکھئے کہ کچھ عرصہ قبل جب نیویارک میں بجلی کی روشنیاں کسی وجہ سے گل ہو گئیں تو ان اندھیروں میں نیویارک شہر میں اخلاق کا کیا کیا نقصان ہوا، کتنی عصمتوں کے شیشے اندھیرے میں چکنا چور ہو گئے؟ حیا کا دامن بری طرح تار تار ہوا، انسانیت اور شرافت کی دھجیاں اڑا دی گئیں انسان جانوروں اور درندوں سے بھی پست ہو گیا۔

اسلامی انقلاب نے جس صفت قلب کا درس دیا اس کی تصویر بھی دیکھئے کہ ایک مفتوحہ علاقے میں اسلامی فوج داخل ہونے کو ہے۔ وہاں کے ارباب عقل مسلمانوں کو اخلاق و سیرت کے محاذ پر شکست دینے کے لئے اپنی نوجوان اور خوبصورت لڑکیاں نہایت بنا سنوار کر سڑکوں پر کھڑا کر دیتے ہیں پہلا سپاہی یہ منظر دیکھتا ہے تو اپنی فوج کی طرف منہ پھیر کر وہ قرآنی آیت پڑھتا ہے کہ اے مومنو! اپنی نگاہوں کو جھکا لو اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، یہ پیغام قرآنی تمام فوج پر بجلی کی طرح دوڑ جاتا ہے اور تمام افواج اس طرح گذر جاتی ہے کہ فرشتے ان پاکباز نوجوانوں پر حیران رہ جاتے ہیں۔ حضورؐ نے پیغام خداوندی سے انسانوں میں ایک ایسا انقلاب برپا کر دیا کہ تمام شعبۂ زندگی میں نئے افکار و نظریات نے جنم لیا۔ مے نبوت سے دلوں کی دنیائیں بدل گئیں۔ اس قدر خوف خدا ان کے دلوں میں رچ بس چکا تھا کہ جب بھی کوئی جرم ان سے سرزد ہو جاتا تو عدالت نبویؐ میں آ کر فوراً اقرار جرم کرتے۔ داعی انقلاب اسلامی نے اس قسم کے متقی لوگ تیار کئے۔ سیاسی حکمرانوں نے داعی انقلاب اسلامی سے تعلیم و تربیت سے کیا سیکھا؟ وہ راتوں کو اپنی رعایا کے حالات معلوم کرتے پھرتے تھے، انہیں ڈر تھا کہ اگر دجلہ کے کنارے کوئی کتا بھی بھوکا مر گیا تو کل اللہ کے ہاں اس کا جواب دینا ہو گا۔ ان حکمرانوں کے سامنے ایک عام مسافر بھی کھڑا ہو جاتا تو انہیں غلط بات پر ٹوک دیتا اور

باقی صفحہ ۲۵ پر

جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کا بحران

ملحدوں، شیطان رشدی کے حامیوں اور قادیانی زندیقوں کی خطرناک سازش

تحریر و تلخیص: محمد حنیف ندیم

غدار اسلام و غدار پاکستان ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے سودی اور یہودی نوبل انعام حاصل کرنے کے بعد بھارت کا دورہ کیا، تو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں اس کی بہت زیادہ پذیرائی کی گئی اور اس ادارہ کے پندرہ روزہ مجلہ تہذیب نے خصوصی نمبر نکالا جس میں ڈاکٹر مذکور کا ایک مضمون شائع کیا جس کا ترجمہ پروفیسر نسیم انصاری کے قلم سے ہے اس میں تحریر ہے کہ

ابتداء اس اقرار سے کرتا ہوں کہ میرا عقیدہ اور عمل اسلام پر ہے، اور میں اس وجہ سے مسلمان ہوں کہ قرآن کریم پر میرا ایمان ہے (ص۲)۔

اس شمارے میں اسے مجاہد سائنسدان لکھا۔ یہ مضمون پروفیسر آئی احمد کا ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر یہ شخص قادیانی معلوم ہوتا ہے۔ اس شمارے میں ڈاکٹر کے حق میں ایک یہودی پروفیسر کی تقریر کا ترجمہ بھی شائع ہوا، جس میں یہودی پروفیسر نے اسے مسلمان ہونے کی سند عطا کی ہے۔

بھارت میں ڈاکٹر مذکور کا جانا مسلم یونیورسٹی کے ذمہ داروں اور پھر آنجہانی وزیراعظم راجیو گاندھی سے ملاقاتیں کرنا اس بات کی چغلی کھا رہا تھا کہ یہ شخص کوئی سازش کا بیج بو کر آیا ہے اور واقعی اس نے سازش کا بیج بو دیا۔ آج سے چند ماہ پہلے جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں جو تلاطم خیز بحران پیدا ہوا اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو اس کے ڈانڈے ڈاکٹر عبدالسلام کے دورے سے جا کر ملیں گے۔ کیونکہ وہ دہلی کا دورہ کر چکا تھا۔ ہفت روزہ الجمعیۃ دہلی کے مختلف شماروں میں اس بحران پر مضامین آتے رہے ہیں۔ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ان مضامین کا خلاصہ قارئین ختم نبوت کی خدمت میں پیش کر دیں۔

ہفت روزہ کی ایک اشاعت میں جناب نذیر احمد صاحب شعبہ عربی کا مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ بحران کی ابتداء اس وقت ہوئی جب جامعہ کے ایک پروفیسر مشیر الحسن نے غیر دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے یہ مطالبہ کیا کہ سلمان رشدی کی کتاب "شیطانی آیات" سے پابندی اٹھائی جائے۔ یہ بیان اس وقت دیا جب طلباء امتحان کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ اس سے نہ صرف طلباء بلکہ پوری ملت اسلامیہ کے جذبات مجروح ہو گئے۔ بھارتی حکومت نے ۱۹۸۹ء میں مذکورہ کتاب پر پابندی عائد کی تھی مگر افسوس کہ پروفیسر مشیر جو خود کو سماجی سائنسدان کہتے ہیں اس نے یہ اشتعال انگیز بیان دے کر اپنے عہدہ کا ناجائز استعمال بھی کیا اور جامعہ ملیہ کو بحران میں بھی مبتلا کر دیا۔ چنانچہ اس اشتعال انگیز بیان کے بعد طلباء نے اس کی برطرفی کا پرزور مطالبہ کیا۔ جب طلباء سے کہا گیا کہ ایسا مطالبہ کیوں کیا تو انہوں نے کہا ہمیں اس پر فخر ہے کہ اہانت رسول کے خلاف ہم صف آراء ہوئے ہیں، اور اس مطالبہ میں ہم حق بجانب ہیں۔

جلتی پر تیل کا کام۔ پروفیسر مذکور نے نہ تو معافی مانگی نہ تردیدی بیان شائع کرایا۔ اس سے بھی خطرناک قدم قادیانی وائس چانسلر بشیر الدین احمد نے اٹھا کر مسئلہ کو مزید سنگین بنا دیا۔ طلباء نے پروفیسر مشیر الحسن کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا تو جواب میں صاف طور پر کہہ دیا کہ اس سے جامعہ کا کردار مجروح ہوتا ہے ہم اس سے استعفیٰ نہیں لے سکتے۔ ساتھ ہی طلباء یونین کے صدر جناب بدر الدین قریشی کے نام ایک خط میں یونیورسٹی بند کر دینے کی دھمکی دی۔ اس دوران طلباء تحریک کو کچلنے کی تین بار کوشش کی گئی۔ پروفیسر اختر واسع پر حملہ کروایا گیا جسے بنیاد بنا کر یونیورسٹی بند کر دی گئی۔ طلباء سے ہوسٹل خالی کرانے کی ہدایت کی گئی مگر غیرت مند طلباء نے صاف طور پر کہہ دیا کہ اگر ہم سے ہوسٹل خالی کرائے گئے تو ہم سڑک پر خیمے لگا کر بیٹھ جائیں گے۔ یہ ترکیب ناکام ہوئی تو ایک ہفتہ کے اندر یونیورسٹی دوبارہ کھول دی گئی تاہم مطالبہ منظور نہیں کیا گیا۔ اس دوران قادیانی وائس چانسلر نے طلباء سے گفتگو کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی۔

بالآخر طلباء نے مرتے دم تک بھوک ہڑتال کرنے کا اعلان کر دیا۔ کچھ طلباء بھوک ہڑتال کی وجہ سے موت و حیات کی کشمکش میں بھی مبتلا ہوئے، مگر ذمہ داران یونیورسٹی نے اس مسئلہ پر کوئی توجہ نہیں دی۔ بعد ازاں قادیانی وائس چانسلر نے ۱۶ مئی کو گرمیوں کی تعطیلات کا اعلان کر دیا حالانکہ یہ کوئی نئی تعطیل نہیں ہے بلکہ ہر سال اسی تعطیل کے ایام میں امتحانات اور دیگر دفتری امور انجام پاتے ہیں۔ قادیانی وائس چانسلر نے ذرا بھی احساس ذمہ داری کا ثبوت نہیں دیا اور نہ ہی سات ہزار طلباء کے کیریئر کا خیال کر کے طلباء لیڈروں سے گفت و شنید کی۔ اس نے اپنی ہٹ دھرمی سیاسی عدم بصیرت اور نااہلی سے اس اہم عہدہ کو بدنام کیا۔ انتظامی شعور کی کمی کی وجہ سے اسے خود ہی استعفیٰ دے دینا چاہیے تھا۔

بے چینی اور بے اطمینانی کا آغاز

جامعہ کی سرزمین پر جس دن قادیانی بشیر الدین نے قدم رکھا تھا اسی دن سے طلباء میں بے چینی و بے اطمینانی کی لہر پیدا ہو گئی تھی۔ شروع شروع میں اس سے طلباء کی ایک جماعت ملاقات کے لیے پہنچی تو اس کا پہلا سوال تھا کہ کیا اس جماعت میں کوئی ہندو درکار نہیں ہے۔ ایک بار طلباء کی ایک

جماعت چھوڑ کر ڈورمیٹری ہوسٹل میں قابل رحم حالت میں زندگی گزار رہا تھا اور اسے علمی ماحول میں جس پریشانی کا سامنا تھا اس کو لے کر وائس چانسلر کے پاس پہنچے تو بڑی بے رخی سے جواب ملا کہ پہلے تو کہو گے رہنے کے لیے جگہ دو اور جب جگہ مل جائے گی تو کہو گے کورس نہیں ہے۔ لکھا نہیں ہے رمضان المبارک کے مہینہ میں ایک بار افطار پارٹی کا اہتمام کیا گیا تو افطار سے دس منٹ قبل ہی اس نے کھانا شروع کر دیا اور جب سوال کر بیٹھے کہ اتنا بھی کیا کہاں سے ہے؟ ہمارے کچھ اساتذہ نے بتایا ہے کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں روزہ داروں کے سامنے میٹنگ میں بڑی بے شرمی کے ساتھ کھل کر سگریٹ کے کش لگاتے تھے کچھ اساتذہ سے جب نہیں برداشت ہوا تو ٹوک ہی دیا یہ سب وہ مضحکہ خیز اور معمولی قسم کی باتیں ہیں جن سے ان کی شخصیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کس قدر طلباء کا احترام کس طرح رمضان کا احترام یا کس طرح اساتذہ و دیگر اسٹاف کا احترام ان کے دل میں ہے ایک علمی آدمی ہونے کے ناطے اور ایک علمی فضا میں سانس لینے کے ناطے کیا کبھی طلباء کے مسائل و دشواریوں کو سمجھنے کی کوشش کی کیا لائبریری میں کتابوں کی مزید فراہمی کے سلسلے میں کوئی بات کی کیا ہوسٹل جیسی سہولیات مہیا کرانے کی طرف کوئی قدم اٹھایا کیا باہر سے آنے والے طلباء کے لیے ہوسٹل کا انتظام کے سلسلہ میں بات چیت کی کیا طلباء کے کیریئر و مستقبل کے لیے اپنی آزادی اظہار و خیال کا استعمال کیا جو ایک طالب علم کے ذہن کو بار بار جھنجھوڑتی ہیں۔

ہفت روزہ الجمعیۃ میں ہی ایک اور مضمون بعنوان "جامعہ ملیہ اسلامیہ سازشوں کی گرفت میں" شائع ہوا ہے اس میں لکھا ہے کہ یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے جب ملعون سلمان رشدی کی سرپرستی سر لا کر ہمارے ہندوستانی دانشور نے اشتعال انگیز حرکت کا ارتکاب کیا ہے اس سے پہلے بھی دسیوں مرتبہ ہو چکا ہے تازہ واقعہ ایک باوقار مسلم ادارے سے تعلق رکھتا ہے جہاں تاریخی روایات شیطانیت کی راہیں رکاوٹ بن کر سینہ سپر رہی ہیں۔

اس وقت جب اس مسئلہ پر ملک میں کہیں سے کوئی آواز بلند نہیں ہو رہی تھی اس پر بولنے اور پروفیسر مشیر الحسن کو ضرورت کیوں پیش آئی؟ انہیں دوسرا رشدی بننے کی تمنا نے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا تھا پھر ان کی وکالت میں بولنے والوں کو اپنی عقل کا ماتم کر لینا چاہیے جو خواہ مخواہ اس کی طرفداری میں بیان جاری کرتے ہیں۔ طلباء پروفیسر مذکور کے استعفیٰ سے کم پر راضی نہیں ہوں گے معافی مانگنے کا وقت گزر چکا ہے اب اس کا باوقار حل یہی ہے کہ وہ معافی بھی مانگے اور اپنے عہدے سے استعفیٰ بھی دے دے۔

پروفیسر پر حملہ ۔۔ اس ضمن میں جامعہ کے ایک استاد پروفیسر اختر واسع پر قاتلانہ حملہ ہوا جو باہر کے لڑکوں کی شرارت تھی جس کی طلبہ یونین نے مذمت کی اس کا مقصد وائس چانسلر بشیر الدین قادیانی کو یونیورسٹی بند کرنے کا جواز مہیا کرنا تھا وہ خود اس مسئلہ کو طول دیتا رہا اور اس کی پروفیسر مشیر سے سازباز تھی

طلبہ کے تعلیمی ایام کی بربادی اور پروفیسر اختر واسع پر حملہ کی ذمہ داری قادیانی وائس چانسلر کے سر جاتی ہے طلبہ نے واضح کر دیا کہ یہ ایک بین الاقوامی سازش ہے اور پروفیسر مشیر اس سازش کی ایک کڑی ہے۔ مشیر الحسن یا اس کے حامی اگر یہ کہتے ہیں کہ وہ بھی سلمان رشدی کی طرح مشہور و معروف ہو جائیں گے تو پھر انہیں ایسی سزا بھگتنے کے لیے تیار رہنا چاہیے کیونکہ ہندوستان کا مسلمان یہ کسی قیمت پر برداشت نہیں کرے گا کہ کوئی شخص اظہار خیال کی آزادی کا حامی ہو کر نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام پر کیچڑ اچھالنے کی وکالت ہندوستان میں ہی نہیں دنیا کے کسی کونے میں رہ کر کرے۔

۵ مئی کا جلسہ ... ۵ مئی کی شب کو جامعہ کے طلبہ اور چند مسلم لیڈروں کا ایک زوردار جلسہ ہوا جس میں دھواں دھار تقریریں ہوئیں۔ طلبہ کی تقریروں کے بیانات بتا رہے تھے کہ حالات کی سازگاری کے کوئی آثار نہیں ہیں کیونکہ وائس چانسلر طلبہ کے تعلیمی سال کو برباد کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ پروفیسر مشیر الحسن نے طلبہ کو پرسکون کر دینے والی معافی نہیں مانگی اور خود طلبہ بھی اپنی تحریک میں کوئی سردی پیدا کرنے کے موڈ میں نہیں مگر خوش آئند بات یہ تھی کہ چند مسلم لیڈر ان کے کہنے پر طلباء اپنی تحریک کو صرف چند ماہ کے لیے موقوف کر دینے پر راضی ہوئے۔ اور یونیورسٹی حکام نے دس دن بند رہنے کے بعد یونیورسٹی کو پھر کھول دیا۔ خوشی کی لہر دوڑ گئی مگر پھر نہ جانے کیا ہوا کہ طلبہ نے اپنی موقوف کردہ تحریک میں پھر سے گرمی پیدا کر دی اور اب کسی چھوٹی موٹی بات پر مطالبہ نہیں کیا بلکہ سیدھے سیدھے وائس چانسلر سے ہی استعفیٰ کا مطالبہ کر دیا۔ طلبہ نے یونیورسٹی کی گھیرا بندی بھی کی اور ایک بار پھر غیر یقینی کی سی کیفیت پیدا ہو گئی یعنی جامعہ ملیہ اسلامیہ پھر سازشوں کی گرفت میں آ گیا۔

اس موضوع پر جناب منصور علی خان کاردار نے بھی ہفت روزہ الجمعیۃ کی کئی اشاعتوں میں اظہار خیال فرمایا ہے جن کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے وہ فرماتے ہیں۔ برخوردہ وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن نے انگریزی اخبار کو شر انگیز انٹرویو دے کر جو آگ بھڑکائی تھی وہ پھیلتی رہی۔ یہاں تک کہ اخبارات خصوصاً ہندو پریس کھل کر اس کی حمایت میں آ گیا ایک انگریزی اخبار جو بے باک صحافت سیکولرزم و جمہوریت اور آزادی رائے کے اظہار کا ٹھیکیدار بنا ہوا ہے وہ جامعہ ملیہ کے طلباء کی تحریک پر لعن طعن کرتا رہا۔ یہاں تک کر دی اور مذہبی حلقوں کو بھی اس نے معاف نہیں کیا۔ ہندوستان ٹائمز نے لکھا مشیر الحسن کو برقرار رہنا چاہیے نیز اخبار نے پروفیسر مذکور کو ہیرو بنا کر پیش کیا اور کہا کہ پروفیسر مشیر الحسن کو بنیاد پرستی کی بھینٹ نہیں چڑھایا جا سکتا۔

ایک اور اخبار ٹائمز آف انڈیا رشدی کی شیطانی آیات کے حوالے سے پرزور حمایت کرتا ہے اور ممبر پارلیمنٹ م۔ م افضل کے اس بیان پر چراغ پا ہوا جس میں انہوں نے جامعہ کے وائس چانسلر بشیر الدین کو قادیانی اور غیر مسلم کہا اس اخبار نے بھی پروفیسر حسن کو برقرار رہنا چاہیے کے عنوان سے اداریہ لکھا جس میں ممبر پارلیمنٹ مسٹر م۔ افضل کے حوالے سے یہ دریدہ دہنی بھی دکھائی کہ اگر جامعہ ملیہ مسلمانوں کا تعلیمی ادارہ ہے تو اسے سرکاری گرانٹ نہیں ملنی چاہیے۔ ٹائمز آف انڈیا کے ایڈیٹر کے اس فقرے سے حکومت کے اس ذہن کی عکاسی ہوتی ہے کہ حکومت جس تعلیمی ادارہ کو امداد دے گی اسے اقلیت کے دین و مذہب کا لحاظ کیے بغیر اپنی مرضی پر چلائے گی اس طرح گویا حکومت اپنی پسند کے اسکالر، دانشور اور اس سے بھی بڑھ کر مدارس کے اساتذہ اور مساجد کے امام پیدا کرنا چاہے گی یہ وہی نظریہ اور فلسفہ ہے جس پر مردہ سوویت یونین میں ۷۰ سال تک عمل کیا گیا لیکن بالآخر ناکامی ہوئی۔ اور ایک لادینی وفاق کا تانا بانا ہی ٹوٹ گیا

قادیانی کہنے پر تلملاہٹ ۔۔ اخبار کے اداریہ

ں قادیانی مذہب کو غیر مسلم کہنے پر خاص طور سے تلملاہٹ
ہر کی گئی اور کہا گیا کہ ایک سیکولر جمہوری نظام میں ایسی
مرد و فرقہ پرستی کے لیے کوئی جگہ نہیں ہو سکتی۔ لیکن ٹائمز آف
ڈیا کے اداریہ نویس کو معلوم ہونا چاہیے کہ قادیانی مذہب کو
ہے عالم اسلام نے غیر مسلم قرار دیا ہے اور کسی غیر مسلم کو اسلام
ی عبادات اور اعتقادات پر قلم اٹھانے سے پہلے کم سے کم
ہ بنیادی معلومات ضرور حاصل کر لینی چاہیے ورنہ اپنی لاعلمی
ا ڈھول کھولنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ ہندوستان ٹائمز کے
ادریہ کے سر میں سر ملاتے ہوئے ٹائمز آف انڈیا کے ایڈیٹر
ے بھی پروفیسر مشیر الحسن کے شرانگیز انٹرویو کو اظہار خیال کی
زادی کا نام دیا ہے۔ یہاں پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا
ٹائمز آف انڈیا کا ایڈیٹر کسی سرپھرے کو اپنے بزرگوں کی
ان میں گستاخی کرنے کا حق دے گا اسے تحریر و تقریر کی
جمہوری آزادی تسلیم کرتے ہوئے خوشی گوارا کرے گا!

قادیانی کا تقرر قضیے کی اصل بنیاد۔

یہ مسئلہ ایوان پارلیمنٹ میں بھی اٹھایا گیا۔ اور جنتا دل کے
افضل نے نہ صرف پروفیسر حسن کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا بلکہ ان پر
دفعہ ۱۵۳ کے تحت مقدمہ چلانے کا بھی مطالبہ کیا۔ ایک اور رکن
ریمنٹ مسٹر ایس ایس اہلو والیہ نے پروفیسر حسن اور وائس چانسلر
بشیر الدین احمد دونوں کے استعفے کا مطالبہ کیا کیونکہ جامعہ کے ان
دونوں ذمہ داروں نے اقلیتی مفادات کا تحفظ کرنے میں کوتاہی
کی ہے۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر کے باوقار عہدے
پر ایک غیر مسلم قادیانی کا تقرر ہی دراصل اس قضیے کی بنیاد ہے
اور ایک گہری سازش تھی جس کا بروقت توڑ نہیں کیا گیا حالانکہ
اس کے خلاف سب سے پہلے جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم مولانا
اسعد مدنی نے پارلیمنٹ میں آواز بلند کی تھی اور علی الاعلان
حکومت سے سوال کیا تھا کہ کیا ۱۲۔۱۵ کروڑ مسلمانوں میں کوئی
شخص اس عہدے کے لائق نظر نہیں آیا!

سیکولر یا اسلامی اقتدار

جامعہ ملیہ پر ایک قادیانی کا وائس چانسلر مسلط کیا جانا
ہزاروں مہینہ بدعنوانیوں پر بھاری ہے اور ایک ایسی گھنونی
سازش ہے جس کی بدولت اس ادارہ کا وہ تشخص ہی خطرے میں
پڑ گیا ہے جو اس کے بانی علماء دین اور مسلم رہنماؤں کے ذہن
میں تھا۔ سیکولر اقتدار کا نام لے کر جامعہ کے طلباء کو بعض طعن
کرنا ان کی پرامن جمہوریت تحریک کو جارحانہ قرار دینا
شرانگیزی ہی نہیں اصل حقائق کو مسخ کرنا بھی ہے ہندوستانی
سیاست میں سیکولر اور سیکولرزم جیسی اصطلاحیں جامعہ ملیہ
کی تاسیس و قیام کے بہت بعد وجود میں آئیں اور اس ادارہ
کے قیام کی اصل غرض و غایت نام نہاد سیکولر اقدار کا تحفظ
نہیں بلکہ اسلامی اقدار کا تحفظ تھا۔ لفظ سیکولر کا استعمال
باضابطہ طور پر صرف ہندوستان کے آئین کی تیاری میں ہوا
ہے اس سے پہلے یہ لفظ ملکی سیاست میں نامعلوم اور غیر
مانوس تھا۔ مشیر الحسن کے مطالبہ کو قانونی اور غیر قانونی یا
آئینی اور غیر آئینی کی بحث میں الجھانے سے اصل مسئلہ حل نہیں
ہوگا۔ کسی بدتمیز آدمی کی گالی گلوچ کو چپ چاپ سن لینا کسی کی
مجبوری اور بے بسی تو ہو سکتی ہے لیکن اس کی وکالت کرنا
انسانی تہذیب و شرافت کے ابتدائی تقاضوں کے بھی خلاف
ہے اور بصورت دیگر جھگڑے اور فساد کا باعث ہوگی دراصل
ایسے مطالبہ یا مشورے کی وکالت کرنا بھی نیت کا کھوٹ
ظاہر کرتا ہے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے طلباء کو نہایت تنظیم و نسق
کے ساتھ اپنی جمہوری تحریک پرامن طریقہ پر جاری رکھنی
چاہیے اور مشیر الحسن کے استعفے یا علیحدگی سے کم کسی بات
پر رضامند نہیں ہونا چاہیے۔ مخالفین یہ چاہتے ہیں کہ ان
کی صفوں میں انتشار اور بدنظمی پیدا کر کے ان کی تحریک کو
بدنام کریں اور پھر ناکام بنا دیں۔ طلباء کے لیڈروں کو مخالفین
کی چالوں اور سازشوں سے خبردار رہنا ہوگا۔

جناب منصور علی خاں کاروارا نے ایک اور مضمون
بعنوان "جامعہ ملیہ اسلامیہ طلباء کی جمہوری تحریک۔
مشیر الحسن کے بیان نے چاروں طرف آگ لگا دی" میں
جامعہ ملیہ کے بحران پر مزید روشنی ڈالی ہے۔ مضمون طویل
ہے اس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے وہ فرماتے ہیں کہ انگریزی
ہفت روزہ سنڈے کو انٹرویو دیتے ہوئے پرو وائس
چانسلر پروفیسر مشیر الحسن نے رسوائے زمانہ، ننگ
شرافت، مردود و ملعون سلمان رشدی کی ہفوات "شیطانی
آیات" سے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے برملا یہ بات
کہی کہ:۔

"ہندوستان میں اس پر سے پابندی ہٹا لینی چاہیے
کیونکہ ہر شخص کو بات کہنے اور دوسروں کو سنانے
کا، ان کے بقول جمہوری حق حاصل ہے۔ یہ مسئلے
کا حل نہیں۔ اس کے برعکس پابندی لگانے والے
ملک کو غیر جمہوری اور غیر روادار سمجھا جائے
گا۔ اس لئے یہ پابندی ناقابل دفاع اقدام
ہے۔"

ہم نے اس کے بیان کا اقتباس پوری دیانتداری سے
نقل کیا ہے اسے پڑھ کر نہ صرف یہاں بلکہ دنیا کے کسی
حصے میں بھی رہنے والا مسلمان یہی سمجھے گا جو جامعہ ملیہ
کے بیدار مغز اور باشعور طلباء نے سمجھا۔ جس پر ان کا
احتجاج اور ردعمل فطری ہے جو تحریک پہلے صرف جامعہ
تک محدود تھی وہ اس کی چہار دیواری سے نکل کر میدان
سیاست اور عوام تک آ گئی جس سے چاروں طرف آگ
لگ گئی شعبہ تاریخ سے متعلق ایک پروفیسر کو چاروں
طرف آگ لگانے کی کیا ضرورت تھی اس پر بہت کچھ کہا
جا سکتا ہے اور اس لئے بھی کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان
کے غیر مسلم پریس میڈیا آئس کی آڑ میں پوری شدت اور

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون: ۲۵۵۵۷۰۳

زیدہ دہنی کے ساتھ اسلام، اسلامی روایات اور اسلامی اقدار پر کیچڑ اچھالنے اور اسلامی تاریخ و واقعات کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہوئے مسلمانوں اور ان کے دینی حلقوں پر سب وشتم کرنے کی مہم چلا رکھی ہے سارا غیر مسلم پریس ایک ہی راگ الاپتا نظر آئے گا کہ اسلام میں رواداری نہیں ہے مسلمانوں پر کٹر پنتھی ملاؤں کا اثر غالب ہے جو انہیں آزاد خیال اور جمہوریت کی روشنی سے دور رکھے ہوئے ہے۔ الغرض اسلام اور مسلم دشمنی میں ہندوستان کا غیر مسلم پریس ایسی گمراہ کن تحریریں پیش کر رہا ہے۔ جن میں مسلمانوں کو اظہار خیال کی آزادی کے نام پر پیغمبر اسلام اور اسلامی روایات پر تنقید و ملامت گوارہ کرنے کی تلقین اور نصیحت کی جا رہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں کو بھی بھڑکایا جا رہا ہے

جامعہ کا تاریخی پس منظر

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے طلباء کا احتجاج درحقیقت ناموس رسول پر بازاری حملے کرنے والے سلمان رشدی کی شیطانی آیات کی بالواسطہ وکالت کرنے والے ایک نام نہاد مسلمان دانشور کی جسارت کے خلاف جائز غم و غصہ ہے۔ یہ صرف طلباء کی تحریک نہیں، بلکہ پوری ملت اسلامیہ کے جذبات کی آئینہ دار اور خود طلبہ کے باشعور اور باضمیر ہونے کی دلیل اور علامت ہے۔ رشدی کے مرتد اور شاتم رسول ہونے پر پورا عالم اسلام متفق اور ہم آواز ہے اور اس کے لئے سزائے موت کا حکم شریعت کا متفقہ فیصلہ ہے جو علامہ ابن تیمیہ کے فتوے کے عین مطابق ہے جس سے ملت اسلامیہ کے کسی بھی فقہی اور نظریاتی مسلک کو اختلاف نہیں ہے۔

جامعہ ملیہ کی تاریخ یہی بتاتی ہے کہ اس کے قیام کا مقصد مغرب کی لادینی یلغار کو روکنا اور مسلمانوں کو مغربی نظریات اور ثقافت کے اثر سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ ادارہ ۱۹۲۰ء میں تحریک خلافت سے بھی ایک سال پہلے قائم کیا گیا تھا۔ جس کے بانیوں میں مولانا محمد علی جوہر جیسے جید اور بے باک عالم دین شامل تھے۔ اس وقت آج کی متحدہ قومیت جس کا اب حلیہ بگاڑ دیا گیا ہے۔ کہیں موجود نہ تھی اور نہ سیکولر اقدار کا کہیں وجود تھا۔ جن کی دہائی دے کر جامعہ کے طلبہ کی تحریک کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کا محض نام ہی یہ بتانے کے لئے کافی ہے کہ یہ ادارہ کن اغراض و مقاصد کے لئے وجود میں آیا ہوگا اور اس کے بانیوں کے ذہن میں اس کے کردار کا کیا تصور رہا ہوگا۔ یہ ایک اقلیتی ادارہ ہے۔ جس کی یہ حیثیت برقرار رہنی چاہئے۔ اس قسم کی ضمانت خود آئین میں بھی دی گئی ہے۔

معذرتی بیان

رشدی ملعون کے حامی پروفیسر مشیر الحسن نے معذرتی بیان بھی دیئے لیکن وہ معذرتی بیانات "عذر گناہ بدتر از گناہ" سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے دیانتداری کا تقاضا یہ تھا کہ جس اخبار کو اس نے انٹرویو دیا اسی میں معذرت اور خلوص نیت کے ساتھ اظہار ندامت کرتے ہوئے معافی مانگتے اور یہ عہد کرتے کہ آئندہ وہ ایسا بیان نہیں دیں گے جو اسلام کے بنیادی معتقدات اور مسلمانوں کی مذہبی دلآزاری کا باعث ہو۔

مشیر الحسن نے بعض اخبارات میں بیانات دیئے اور طرح طرح کی تاویلات اور توجیہات پیش کیں۔ لیکن جو کچھ انہیں کرنا چاہئے تھا وہی نہیں کیا، اس حقیقت سے ان کی بدنیتی صاف ظاہر ہو جاتی ہے۔ انہوں نے سلمان رشدی کی ہفوات اور مغلظات پر سے پابندی ہٹانے کی رائے ظاہر کر کے دانستہ یا غیر دانستہ طور پر ایک شاتم رسول کی وکالت اور حمایت کی ہے اس لئے وہ بھی اپنے موکل کے زمرے میں آتے ہیں۔ مسئلہ کا حل یہی ہے کہ وہ استعفیٰ دیں اور جامعہ یونیورسٹی اور ہزاروں طلبہ کے مستقبل سے نہ کھیلیں۔

ایک اور مشیر الحسن

جناب منصور علی خاں کاردار اپنے ایک اور مضمون میں مزید انکشافات کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"سلمان رشدی اور مشیر الحسن جیسا ایک اور فتنہ بہار کے شہر پٹنہ سے بھی اٹھایا گیا۔ مشہور خدا بخش لائبریری کے ڈائریکٹر ڈاکٹر عابد رضا بیدار نے پروفیسر ایس ایم محسن نام کے کسی مصنف کی کتاب "کلید قرآن" کی رسم اجراء کرتے ہوئے یہ شوشہ چھوڑا کہ قرآن میں جہاں "کافر" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس کا اطلاق ہندوستان کے "ہندو" پر نہیں ہوتا اور یہ حکم بھی لاگو نہیں ہوتا کہ کافروں کو مار ڈالو۔ عابد رضا بیدار کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی دانست میں وشو ہندو پریشد کے اس اعتراض کا جواب دیا ہے کہ قرآن ہندوؤں کو کافر قرار دیتا ہے اور انہیں مار ڈالنے کی تلقین کرتا ہے۔ بجا طور پر پٹنہ کے اردو اخبار عظیم آباد ایکسپریس نے اس پر احتجاج کیا ہے اور اسے قرآن میں تحریف قرار دیا ہے۔ جبکہ ایک ہندو اخبار پائینیر (انگریزی) میں ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں ارون شوری کے انداز میں قرآن، جزیہ، جہاد اور لفظ کافر پر مزید اعتراضات کئے ہیں۔ اس نے پیغمبر اسلام کی مدنی زندگی پر کیچڑ اچھالتے ہوئے اسے مسلمانوں کے لئے خطرناک اور خودکشی کا راستہ بتایا ہے اور اس بات پر خوشی اور اطمینان ظاہر کیا ہے کہ مسلمانوں کا آزاد خیال اور دانشور طبقہ مسلم ماہرین دینیات و علمائے حق کی ان تشریحات و تعبیرات کو تسلیم نہیں کرتا۔ جو اب تک وہ پیش کرتے چلے آئے ہیں۔ اب مسلمانوں کے سامنے صرف ایک مشیر الحسن سے نمٹنے کا مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ درجنوں اور سینکڑوں نام کے مسلمانوں اور خود ساختہ دانشوروں سے نمٹنے کا سوال ہے۔ جو برابر پیدا ہوتے رہیں گے۔ اس کی تازہ مثال عابد رضا بیدار اور اس کتاب کے مصنف

کی صورت میں سامنے آگئی ہے۔

جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے، وہ بھارت، پاکستان، یا بنگلہ دیش میں کسی بھی جگہ اسلام اور پیغمبر اسلام کی تحقیر اور توہین کی جسارت اظہار خیال کی آزادی کے نام پر برداشت نہیں کرتے۔ خواہ ایسی کسی کوشش کو کتنے ہی باطل پرستوں کی مدد اور آشیر باد کیوں نہ حاصل ہو۔

ہمیں صرف ایک مشیر الحسن اور ایک بشیر الدین احمد قادیانی کا ہی سامنا نہیں ہے۔ بلکہ ان کی طرز کے کئی دوسرے نام کے مسلمان اور بکے بکے دانشوروں کا بھی سامنا ہے۔ جو ایک ایک کر کے نمودار ہو رہے ہیں۔

مشیر الحسن کے معاملے کو لیجئے تو واقعات کی منطق اس طرح ہے۔ سب سے پہلے جب مشیر الحسن نے اخبار سنڈے میں انٹرویو دیا اور اس پر احتجاج کیا گیا تو انٹرویو دینے والے نے صرف اظہار افسوس کیا اور یہ کہا کہ ان کا بیان توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ پھر یہ کہا کہ بیان کا مقصد مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا نہیں تھا۔ اور اسی کے ساتھ ایک عذر لنگ پیش کیا۔ تیسری بار قدرے ذمہ دارانہ الفاظ میں معذرت کی مگر اپنا بیان واپس نہیں لیا۔ اس تمام عرصہ میں طلباء اور ان کے حامیوں کی طرف سے احتجاج اور مشیر الحسن سے مستعفی ہونے کا مطالبہ جاری رہا آخر کار بلی تھیلے سے باہر آگئی اور مشیر الحسن نے بڑی ہٹ دھرمی کے ساتھ یہ اعلان کر دیا کہ وہ شیطانی آیات پر سے پابندی ہٹانے کے اپنے مطالبہ پر اٹل ہیں اور اپنا موقف تبدیل کرنے کے لئے تیار نہیں۔

یہ دوغلے علمبردار

سمجھنے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ اظہار خیال کی آزادی کے ان عیار اور دوغلے علمبرداروں کا اصل مقصد کیا ہے۔ یہی تھا کہ مسلمانوں کے مذہب اور ان کی مقدس ہستیوں پر چاروں طرف سے ایک ساتھ مختلف شکلوں میں اس طرح کیچڑ اچھالی جائے کہ بھارت کی دبی کچلی مسلم اقلیت اس چوطرفہ یلغار کے آگے بے بس ہو جائے اور اس میں جو ضعیف الاعتقاد عافیت پسند یا چند سکوں اور عیش و آرام کی خاطر غیروں کے ہاتھوں بک جانے والے، بے ضمیر عناصر شامل ہیں، وہ سب کے سب مل کر یا تو باطل پرستوں کے ہاں میں ہاں ملائیں یا جان بچانے کی خاطر چپ ہو کر بیٹھ جائیں۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے طلباء کا احتجاج درحقیقت اسی پس منظر میں شروع ہوا تھا اور یہ کسی فرد واحد کے خلاف نہیں۔ بلکہ ان اسلام دشمن طاقتوں کے خلاف ہے۔ جو کبھی کسی روپ میں اور کبھی کسی فرد کو آلہ کار بنا کر اسلام کی بیخ کنی کرنے پر تلی ہوئی ہیں یہ طاقتیں کبھی تو سیکولرزم کے نام پر کبھی ترقی پسندی کی آڑ میں، کبھی آزاد خیالی اور روشن خیالی کے مختلف لباس میں نمودار ہوتی ہیں اور اگرچہ بظاہر ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ مگر بنیادی اقدار و مقاصد میں ایک ہیں۔

طلباء کے جھوٹے ہمدرد

جامعہ ملیہ کے طلباء کے ساتھ انہیں کوئی ہمدردی نہیں۔ حالانکہ آج اخباری دنیا کے بہت سے طالع آزما اور اناڑی صحافی جامعہ ملیہ کے طلبہ کے مستقبل کا رونا روتے دکھائی دے رہے ہیں۔

درحقیقت جامعہ ملیہ کے طلبہ سے اظہار ہمدردی کی آڑ لے کر ان تحریکوں کو کامیاب بنانا مقصود ہے۔ جن سے ابھرتی ہوئی اسلامی تحریکوں کا توڑ کیا جا سکتا ہے۔ دہلی کے بعد پٹنہ سے جس فتنہ کی ابتدا کی گئی ہے۔ اس سے ان شبہات کو تقویت ملتی ہے کہ ہندوستان میں سیکولرزم اور ترقی پسندی، جمہوریت اور آزاد خیالی کے نام پر ملک کے کروڑوں مسلمانوں کو ایک بار پھر ایسی آزمائش میں ڈالا جا رہا ہے۔ جن کی بدولت انہیں چین سے بیٹھنا نصیب نہ ہو اور وہ اپنے دینی اور اسلامی تشخص کے دفاع اور جارحیت کے خلاف مزاحمت میں ہی الجھے رہیں۔ بے دینی کے اس بڑھتے ہوئے سیلاب میں علماء حق کو ملت کی بروقت رہنمائی کرنی چاہیے۔

یونیورسٹی کی بندش

جامعہ ملیہ کے طلباء نے شیطانی رشدی کے حامی مشیر الحسن اور وائس چانسلر بشیر الدین قادیانی کے خلاف جو تحریک شروع کی تھی اس نے نیا رخ اختیار کیا۔ قادیانی وائس چانسلر نے پولیس طلب کر کے ڈنڈے کے زور پر یونیورسٹی کو بند کر دیا اور طلباء سے ہوسٹل خالی کرا لیے بظاہر اس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ بشیر قادیانی اور مشیر ملعون کی ملی بھگت سے طلباء کی وہ تحریک جو اہانت اور گستاخی رسول کے خلاف چلائی گئی تھی ناکام ہو گئی ہے۔

یہ خیال بھی پیدا ہو سکتا ہے کہ یونیورسٹی کی تعطیل اور پھر صرف امتحانات کے لئے دوبارہ کھولنے کا اعلان کرنے سے معاملہ ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ یہ تاثر بھی ہو سکتا ہے کہ اب طلباء شاید اپنی موجودہ تحریک کے لئے دوبارہ منظم اور مجتمع نہ ہوں اور وائس چانسلر اور پرو وائس چانسلر بدستور چھاتی پر مونگ دلتے رہیں۔ یہ بدگمانی بھی ہو سکتی ہے کہ خدانخواستہ طلباء کی دینی حمیت اور ناموس رسول کے تحفظ کا جذبہ سرد پڑ جائے گا اور وہ شاتم رسول کے ایک الزامی وکیل اور ایک منکر ختم نبوت کے وجود کو بے چون و چرا برداشت کر لیں گے۔ لیکن یہ اور اسی قسم کے قیاسات یا تو اس خام خیالی پر مبنی ہیں کہ بالآخر جامعہ میں زیر تعلیم طلباء اور ان کے والدین ان کے کیریئر کے نقصان کا خطرہ مول نہیں لیں گے یا اس بدبختی پر مبنی ہیں کہ سیکولر کہلانے والے ملک بھارت میں بالآخر اہانت رسول اور اسلام کے خلاف کفر بکنے کی مکمل آزادی ہو جائے گی۔ جس کی بنیاد جامعہ ملیہ اسلامیہ میں رکھ دی گئی ہے۔

مسلمانوں کا مطالبہ

یہاں سوال صرف ایک دریدہ دہن نام نہاد مسلم دانشور مشیر الحسن کی جسارت کو برداشت کرنے کا نہیں۔ بلکہ ان درجنوں بیسیوں اور سینکڑوں گمراہ دانشوروں سے نمٹنے کا ہے۔ جو اس کے نتیجے میں پیدا ہوں گے اور برابر پیدا ہوتے رہیں گے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے طلباء کی تحریک دراصل مسلمانوں کا یہ مطالبہ ہے کہ کسی فرد یا ادارہ کو آئندہ یہ جسارت نہ ہو کہ وہ رشدی یا مشیر الحسن کی طرح اسلام کی مقدس ہستیوں کی توہین اور تضحیک اور مسلمانوں کی دل آزاری کر سکے۔ اگر ایسے جمہوری

باقی صفحہ ۲۵ پر

مسئلہ حیاتِ مسیح علیہ السلام اور مرزا قادیانی

قسط نمبر ۱

تحریر: مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

تمام اہل اسلام کا از روئے قرآن و حدیث اتفاقی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے برگزیدہ نبی تھے۔ وہ خدا کی قدرت کاملہ سے بغیر باپ کے مریم صدیقہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو انجیل نامی ایک کتاب دی اور بہت سے معجزات عطا فرمائے وہ صرف بنی اسرائیل کی طرف رسولؑ تھے۔ جب یہود نے ان کی دعوت حق کو قبول نہ کیا بلکہ انتہائی مخالفت اور عداوت میں آکر آپ کو قتل کر دینے کا منصوبہ بنالیا۔ تو خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے یہودیوں کے چنگل سے نجات دے کر بعض حکمتوں کی بناء پر آپ کو اسی جسد عنصری کے ساتھ زندہ آسمانوں پر اٹھالیا جہاں وہ آج تک زندہ سلامت موجود ہیں اور قیامت کے قریب زمین پر نازل ہو کر سورۃ آل عمران آیت نمبر ۵۵ والا وعدہ اپنی طرف سے اصالتاً اور دوسرے انبیاء کرامؑ کی طرف سے وکالتاً پورا کریں گے۔ متعدد آیات قرآنیہ اور ایک سو سے زائد احادیث و آثار میں ان کا آسمان پر جانا اور پھر دوبارہ نازل ہونا مذکور ہے۔ عہد رسالت سے لے کر آج تک تمام صحابہ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین و حدیث و تفسیر علماء حق اور اولیاء عظام کے سینکڑوں اقوال و تحریرات ہر حدیث اور عقائد کی کتب میں مندرج ہیں جن کو کئی حضرات نے ایک جگہ جمع بھی کیا ہے۔ چنانچہ کتاب الاستدلال الصحیح فی حیات المسیح میں ۱۸۰ اقوال۔ اور عقیدہ حیات و نزول مسیحؑ از حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم میں صدہا سینکڑوں اقوال صحابہ اور ائمہ کرام رضی اللہ عنہم مذکور ہیں۔

قادیانیوں کا نظریہ

مرزا غلام احمد قادیانی پہلے تو اہل اسلام کے عقیدہ سے متفق تھے۔ (براہین احمدیہ)

پھر آہستہ آہستہ اپنی مسیحیت چمکانے کے لئے اس میں ترمیم و تبدیلی کرتے رہے۔ چنانچہ آخر کار مجموعی طور پر ان کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام واقعی خدا کے پیغمبر اور ایک انسان تھے مگر انہوں نے دوبارہ رسالت و نبوت کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں کی۔ یہود نے از روئے عداوت آپ پر کئی الزام لگائے۔ بالآخر رومی حکومت سے گرفتار کروا کے انتہائی تذلیل و تحقیر کی حالت میں صلیب پر چڑھا دیا۔ مگر جلدی میں آپ مرے نہیں بلکہ بیہوش ہوگئے۔ انہوں نے مردہ سمجھ کر صلیب سے اتار دیا۔ لیکن آپ نے علاج معالجہ کر کے صحت مند ہو کر علاقہ کشمیر کی طرف ہجرت فرمائی وہاں آپ ۸۷ یا ۱۲۰ سال زندہ رہ کر طبعی طور پر وفات پا گئے اور سری نگر کے محلہ خانیار میں مدفون ہوئے۔ مگر خود مسیحی امت بھی اس نظریہ سے متفق نہیں وہ کہتے ہیں کہ قرآن و حدیث ان کے رفع اور نزول اور آمد سے مراد بعینہ اسرائیلی مسیح نہیں بلکہ ان کی خو بو پر کوئی امتی فرد مراد ہے اور وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ جو مثیل مسیح بن کر آیا۔ پھر مرزا سے لے کر تمام قادیانی۔ قرآن و حدیث میں مسیح کی مذکورہ علامات کو مجازی اور تمثیلی رنگ میں مراد لیتے ہیں۔ لیکن دل میں چونکہ کھٹک اور چور ہے لہٰذا اس نظریہ کو مختلف کیفیات سے پیش کرتے ہیں۔

مرزا صاحب کے رنگ برنگ بیانات

چنانچہ مرزا صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں کہ :۔

(۱) علمائے اسلام مجھ پر کیوں خفا ہوتے ہیں میرا یہ دعویٰ نہیں کہ صرف میں ہی مثیل ہوں۔ بلکہ میرے نزدیک دس ہزار اور بھی مثیل مسیح آ سکتے ہیں۔ ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ وہ مسیح بھی آجائے جس پر احادیث میں بیان کردہ ظاہری علامات (مثل حکومت و دبدبہ وغیرہ) بھی صادق آجائیں کیونکہ یہ فقیر غربت کے لباس میں آیا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۱۹۹ و ۲۰۰)

ف۔ یہاں پر مرزا صاحب کثرت مسیح کے قائل ہو رہے ہیں حالانکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں۔ لہٰذا وہ ایک ہی ہے جو مریم بتولؑ کا فرزند اور خدا کا نبی تھا ان کے علاوہ کوئی دوسرا فرد مسیح نہیں ہو سکتا۔

(۲) ایک جگہ پر لکھا کہ :۔

میرے نزدیک ممکن ہے کہ کسی آئندہ زمانہ میں خاص کر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جائے۔ ممکن ہے کوئی ایسا بھی آجائے جو آنحضرتؐ کے روضہ کے پاس مدفون ہو۔ (ازالہ صفحہ ۱۷۴)

ف۔ چونکہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ حضرت عیسیٰؑ جامع مسجد دمشق کے شرقی مینار پر فرشتوں کی معیت میں نازل ہوں گے۔ اس لئے مرزا صاحب کو حدیث دمشق بہت کھٹکتی رہتی تھی۔ جس کے نتیجہ میں آپ نے یہ بات لکھ دی اور پھر ظاہری علامات ثابت کرنے کے لئے قادیان میں منارۃ المسیح کے نام سے ایک منارہ بھی بنوایا تھا مرزا صاحب کا یہ قول و فعل قادیانیوں کے اس باطل نظریہ کے لئے ایٹم بم کی حیثیت رکھتا ہے۔ کاش کہ قادیانی ایسی چکر بازیوں سے عبرت حاصل کریں۔

(۳) حدیث مسلم میں ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہو گا۔ (ازالہ ص [illegible])

(۴) ایک جگہ لکھ دیا کہ :۔

بطور پیشگوئی مجھ پر ظاہر کر دیا گیا ہے کہ میری اولاد سے بھی ایک مثیل مسیح پیدا ہو گا۔ (ازالہ ص ۱۵۶)

(۵) ایک جگہ بوضاحت اور بطور عقیدہ کے لکھتے ہیں کہ :۔

آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ الخ جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں

پیش گوئی ہے۔ جس غلبہ کاملہ دینِ اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق و اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اس عاجز پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کی رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے۔ (براہین احمدیہ ص ۴۹۹)

ملاحظہ فرمائیں کہ عقیدہ نزول مسیح کی کتنی وضاحت ہو رہی ہے کہ وہی مسیح دوبارہ تشریف لائیں گے جن کے متعلق خود مرزا صاحب اسی کتاب کے صفحہ ۳۶۱ پر لکھ چکے ہیں۔ کہ مسیحؑ تو انجیل کو ناقص ہی چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے

نیز ملاحظہ فرمائیں کہ کس طرح دعویٰ مسیحیت کے لئے تمہید باندھی جا رہی ہے۔

انقلاب اور انحراف

مرزا قادیانی نہایت شاطرانہ چال سے اس اجماعی عقیدہ سے انحراف کیا پہلے مرحلہ وار مختلف دعوے کرتے کرتے پھر مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا جس کا ٹیکنیکل انداز اپنی کتاب کشتی نوح اور ازالہ اوہام وغیرہ میں بار بار بیان کرتے ہیں۔ پھر اصل مسیح بننے کے لئے یہ واضح کیا کہ:۔

تمام آیات جو حضرت مسیح کے بارہ میں تھیں اب وہ میری طرف پھیر دی گئی ہیں۔ (براہین احمدیہ ص ۸۵ ج ۵)

یعنی ان آیات کا مصداق پہلے مسیح ابن مریم تھے اب میں ہوں۔

فرمائیے کبھی ایسا ہونا ممکن بھی ہے کہ کسی کتاب میں ایک خبر اور واقعہ کا مصداق ہی بدل جائے؟

کبھی کہتے ہیں کہ یہ عقیدہ مرزا صاحب نے رسمی طور پر اور قبل از اطلاع لکھ دیا ہے۔ مگر یہ بات بھی ناقابل قبول ہے کیونکہ براہین صفحہ ۴۹۹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ۔ لیکن اس عاجز پر یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ یعنی الہام ہوا ہے۔ تو بتلائیے الہام کیسے غلط ہو سکتا ہے۔ غرضیکہ قدم قدم پر شک و شبہات ہیں کسی بات پر دل نہیں جمتا۔

ابتدائی مراحل

اعجاز احمدی صفحہ ۶ پر لکھا ہے کہ وحی الٰہی مجھے بارہ سال تک بتلاتی رہی کہ تو ہی مسیح موعود ہے لیکن مجھے یقین نہ آتا تھا۔ آئینہ کمالات اسلام میں یہ مدت دس سال لکھی ہے۔

فرمائیے ایسا بدھو صاحب وحی کس کام کا ہے جو بارہ سال تک ایک پیغام وصول ہی کرتا رہا۔ وہ تبلیغ خاک کرے گا مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ وحی جبرائیلی نہ تھی بلکہ شیر علی، خیراتی اور ٹیچی بابا کی تھی۔ جو کہ مرزا صاحب کو اس قسم کے سبز باغ دکھلانے والے مسخرہ مزاج شیاطین تھے۔

اس عقیدہ کی اہمیت

قادیانی ہر طرف سے ہٹ کر مسیح کی حیات ممات کا مسئلہ چھیڑ دیتے ہیں اور تمام قادیانیت کا مدار اس کو قرار دیتے ہیں مگر مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

یہ کفر و اسلام کا مسئلہ نہیں۔ اس کا حقیقت اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۱۴۰)

مگر اپنے زمانہ عروج میں عقیدہ حیات کو شرک بھی بتلاتے ہیں۔ (روحانی خزائن صفحہ ۵۶ ج ۱۶)

مرزا صاحب کی تمام تصانیف اسی قسم کے تضادات کا پلندہ ہیں۔ آسان لفظوں میں یوں سمجھ کر کتب مرزا۔ مداری کی پٹاریاں ہیں۔ جس سے ہر ایک چیز نکالی جا سکتی ہے۔ ایسے ہی مرزا صاحب کی پٹاری سے بھی ہر دعویٰ یا اس کا وجود یا انکار ثابت کیا جا سکتا ہے۔

مثلاً کبھی احادیث رسول ﷺ کی توہین کریں گے اور کبھی ان کی دور از کار اور لا یعنی تاویلیں کریں گے کہ اس سے یہ مراد ہے۔ اس سے یہ مراد ہے۔ مگر پھر بھی دل کو اطمینان نصیب نہیں۔ کبھی کھلم کھلا اقرار بھی کر لیتے ہیں مثلاً حدیث میں ہے کہ:۔

مسیح جامع دمشق کے شرقی مینارہ پر اتریں گے تو اس کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کے لئے قادیان میں منارۃ المسیح تعمیر کرنے کا حکم دیا جس کا فنڈ بڑی محنت اور مختلف حیلے بہانے سے فراہم کیا۔ اسی طرح حدیث میں ہے کہ مسیح حج بھی کریں گے اور بالآخر وفات پا کر روضہ رسول ﷺ کے اندر چوتھی قبر میں مدفون ہوں گے مرزا نے یہ سن کر پیش گوئی کر دی کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ (البشریٰ صفحہ ۱۰۵ ج ۲)

مگر صد افسوس کہ کوئی بھی بات پوری نہ ہو سکی۔

؎ تری تکذیب کی شمس و قمر نے
ہوا تیرا خراب انجام مرزا۔

اب مندرجہ ذیل سطور میں مرزائیوں کے دلائل باطلہ میں سے ایک اہم دلیل کی حقیقت ملاحظہ فرمائیں:۔

مرزا قادیانی اور قادیانیوں کا ایک من گھڑت قاعدہ

اور اس کی حقیقت۔

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کئی تصنیفات میں ایک نحوی قاعدہ گھڑ کر پیش کیا ہے کہ قرآن مجید اور ادب عربی میں جہاں کہیں لفظ توفی (از باب تفعل) آیا ہے تو اگر اس کا فاعل اسم اللہ ہو اور مفعول کوئی ذی روح چیز ہو تو وہاں معنی سوائے موت کے ممکن ہی نہیں۔ (ازالہ صفحہ ۸۸۶)

(۲) پھر لکھا ہے کہ امام بخاری نے ایسے سات ہزار مقامات کی نشاندہی کی ہے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۸۸۸)

نتیجہ

تو مندرجہ بالا ضابطہ اور استقراء کی بناء پر جب قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ کے بارہ میں انی متوفیک (آل عمران نمبر ۵۵) کی ترکیب آتی ہے تو لازماً اس کا نتیجہ یہی ہے کہ آپ وفات پا چکے ہیں اور عام مسلمانوں کا یہ نظریہ کہ آپ اسی جسد عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے اور آج تک زندہ ہیں۔ درست نہیں ہے۔

الجواب:۔ یہ قاعدہ اور قانون دنیا کی کسی نحو کی کتاب میں دکھلایا نہیں جا سکتا۔ یہ محض من گھڑت ہے۔ لہٰذا معتبر نہیں۔ بالفرض اگر یہ قاعدہ تسلیم بھی کر لیا جائے تو پھر بھی زیادہ سے زیادہ اس سے لفظ توفی کا یہ معنی مجازی ہوگا نہ کہ حقیقی۔ کیونکہ حقیقی معنی متبادر اور بلا شرط واضح ہوتا ہے۔ اس کے لئے کسی قید یا شرط کی حاجت نہیں ہوتی۔ جیسا کہ اس قاعدہ میں لگائی گئی ہیں۔ کہ لفظ توفی از باب تفعل ہو۔ فاعل اللہ ہو اور مفعول ذی روح ہو تو پھر معنی صرف موت ہوگا۔ یہ قیود صراحتاً مجازی ہیں۔

(۳) مرزا صاحب کی بحوالہ امام بخاری سات ہزار مقامات کی نشاندہی محض سفید جھوٹ ہے۔ بخاری میں اس چیز کا نام و نشان نہیں۔ (ھل من مبارز؟)

(۴) اگر یہ بات درست ہوتی تو اپنی آخری کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں یہ نہ لکھتے کہ مجھے تین سو سے بھی زیادہ

باقی صفحہ ۲۵ پر

دنیا کے ہر کونے میں قادیانیوں کا تعاقب کیا جائیگا مولانا شجاع آبادی

پاکستان کو باطل قوتوں کی آماجگاہ بنانے والے قومی مجرم ھیں

جلال پور پیر والا (رپورٹ عبد الرحمن جامی)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور ڈویژن کے مبلغ ممتاز عالم دین مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا جب سے مسلمانوں نے قرآن کریم کو اپنی عملی زندگی سے خارج کیا ہے وہ فتنوں اور انتشار و افتراق میں مبتلا ہو گئے ہیں اللہ کریم نے تمام انسانوں کو یہ حکم فرمایا ہے کہ وہ قرآن حکیم میں غور و فکر اختیار کریں یہی فوز و فلاح کا راستہ ہے قرآن حکیم نے امت مسلمہ کے تمام افراد کو ایک دوسرے سے محبت و اخوت کے پاکیزہ رشتے سے منسلک کر دیا ہے معلم اعظم کی تمام حیات طیبہ قرآن کریم کی عملی تفسیر تو ہے آپ نے بھی قرآن حکیم اپنے لافانی کرام رضی اللہ عنہ کے سینوں میں اتار تو وہ قیامت تک کے انسانوں کے لیے اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ کامل بن گئے اسی قرآن حکیم پر عمل کرنے کی بدولت اللہ کریم نے ان سب سے حسن آخرت کا وعدہ فرمایا۔ پھر اس سے بڑا اعجاز اور کیا ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خود فرمائیں کہ ہم نے ان کے دلوں میں ایمان کو مزین کیا مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے مزید کہا کہ آج ہم جن حالات سے دوچار ہیں یہ سب قرآن کریم سے بغاوت اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے انحراف اور اصحاب رسول کے مقام و منصب کو فراموش کرنے کا نتیجہ ہے یہ اللہ کا عذاب نہیں تو اور کیا ہے کہ آج مسلمان مسلمان کو قتل کر رہا ہے سندھ میں مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے گئے ہیں اس نے انسانیت کے تمام تقاضوں کو پامال کر دیا ہے قوم نے قرآن کریم کو چھوڑا تو پھر لادین جمہوری نظام کے ظلم واستبداد کا شکار ہو گئی۔ دین فطرت کو نظر انداز کیا تو خلاف فطرت نظام کی اسیر ہو کر رہ گئی۔ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے تقریر جاری رکھتے ہوئے واضح کیا کہ تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں نے رحمت دو عالم کے ناموس پر اور عظمت ازواج واصحاب رسول کے لیے کبھی بھی آنچ آنے نہیں دی لاہور کے گلی کوچے شاہد ہیں جہاں تحریک ختم نبوت میں دس ہزار مسلمانوں نے ناموس رسالت پر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا

انہوں نے کہا مولانا شمس الدین شہید نے ۱۹۷۳ء میں تحریک ختم نبوت کی قیادت کی اس عظیم مقصد کے لیے اپنی جان قربان کر دی انہوں نے واضح کیا کہ دنیا کے ہر کونے میں قادیانیوں کا تعاقب کیا جائے گا۔ اور ختم نبوت کا پرچم بلند کیا جائے گا پاکستان کو اسلام دشمن قوتوں کی آماجگاہ بنانے والے قومی مجرم ہیں قرآن و سنت کی بالادستی کے بغیر ختم نبوت کا تحفظ ممکن نہیں حکومت قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کرے۔ اور شناختی کارڈ کا دیرینہ مطالبہ پورا کرے۔ آخر میں ممتاز عالم دین مولانا محمد سلیمان طارق کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا طارق کی وفات سے دینی حلقوں میں جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا بظاہر مشکل نظر آتا ہے اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کے درجات بلند کرے اور لواحقین متعلقین کو صبر جمیل سے نوازے

آمین ثم آمین

ربوہ کا نام بدلنے کی کارروائی جلد مکمل کی جائے

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز رہنما مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ پنجاب وزیر بلدیات پنجاب اور سیکرٹری پریونیو بورڈ آف ریونیو پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ ربوہ کا نام تبدیل کر کے صدیق آباد رکھنے کی کارروائی جلد مکمل کی جائے۔ اور یہ قضیہ جلد ختم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ بیشتر ازیں بورڈ آف ریونیو پنجاب نے ایک یادداشت کے ذریعے مطلع کیا تھا کہ سابق کمشنر فیصل آباد کی رپورٹ پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے ربوہ کا نام تبدیل کر کے صدیق آباد رکھنے سے انکار کر دیا تھا جس پر سخت احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ اسلامیان پاکستان کا متفقہ مطالبہ ہے کہ ربوہ کا نام تبدیل کر کے حضرت ابوبکر صدیق کے مبارک نام پر صدیق آباد رکھا جائے۔ جس پر سیکرٹری بلدیات پنجاب نے ۳۰ اپریل ۱۹۹۲ء کو اطلاع دی کہ ربوہ کا نام صدیق آباد رکھنے کے بارے میں سیکرٹری ریونیو بورڈ آف ریونیو پنجاب سے رپورٹ طلب کر لی گئی ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ ربوہ کا نام تبدیل کر کے صدیق آباد رکھنے کا سرکاری طور پر جلد اعلان کیا جائے۔

عالمی خبریں

اخبار ختم نبوت

گورنمنٹ نصرت گرلز کالج کی پرنسپل کی خالی سیٹ پر کی جائے

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں اور مقامی ڈائریکٹر کالجز سے مطالبہ کیا ہے کہ گورنمنٹ نصرت جامع گرلز کالج ربوہ میں چار سال سے خالی پرنسپل کی سیٹ پر ۱۹ گریڈ کی مسلمان خاتون کو جلد تعینات کرنے کا فیصلہ کیا جائے۔ اور قادیانی ڈی پی آئی کالجز پنجاب کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے زنانہ کالج پر ربوہ کی پروفیسر عورتوں نے قبضہ کر رکھا ہے اور کالج کونسل میں ایک مسلمان لیکچرار بھی شامل نہیں ہے جب کہ ہوسٹل وارڈن بھی قادیانی ہے۔ اور ہوسٹل میں باہر کی مسلمان لیکچرار اور طالبات قیام پذیر ہیں جن کی عزت و آبرو کے تحفظ کی سخت ضرورت ہے کئی دفعہ قادیانی غنڈے ہوسٹل پر حملہ کر چکے ہیں اور ان کے خلاف تھانے ربوہ میں پرچے درج ہیں چونکہ قائم مقام پرنسپل قادیانی ہونے کی وجہ سے قادیانی ملزمان کے ساتھ سمجھوتہ کر لیا جاتا ہے اس کے علاوہ قادیانی سٹاف اپنی مرضی سے کالج آتا ہے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے اور قادیانیوں نے اس کالج کو اپنی جاگیر بنا لیا ہے جس کا جلد خاتمہ کیا جائے اور اس کالج کا ۴ سالہ تفصیلی آڈٹ کرایا جائے۔ جس میں مسلمان افسر شامل ہوں انہوں نے نئے ڈائریکٹر کالجز فیصل آباد ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی کے اس اقدام کا خیر مقدم کیا جنہوں نے گزشتہ ہفتہ ربوہ کالج کا دورہ کر کے حالات کو بہتر کرنے کے لیے اقدامات کئے ہیں۔ انہوں نے صوبائی حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا کہ مردانہ ٹی آئی کالج ربوہ کے قادیانی نواز پرنسپل اور قادیانی رشید غنی کو فوری تبدیل کیا جائے اور عربی کی کلاسیں سرگودھا کالج میں منتقل کی جائیں کیونکہ ربوہ میں دونوں عربی پروفیسر قادیانی

غیر مسلم ہیں جو عربی نہیں پڑھ سکتے۔

فیصل آباد میں قادیانی مرتدوں کی سرگرمیاں روکی جائیں: مولوی فقیر محمد

فیصل آباد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ضلعی انتظامیہ انٹیلی جنس بیورو، اسپیشل برانچ، آئی ایس آئی، ڈائریکٹر ہاؤسنگ سے مطالبہ کیا ہے کہ چیلنجر کالونی جھال پی کی کوٹھی نمبر ۲۰۰ میں قادیانی غیر مسلموں کے غیر قانونی اجتماعات اور جمعے کے دن عبادت کرنے کی تحقیقات کرائی جائے اور رہائشی کوٹھی کو عبادت گاہ میں تبدیل کرکے قادیانی مذہب کی تبلیغ کرنے پر کوٹھی کے مالک سمیع اللہ قادیانی غیر مسلم کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸سی تعزیرات پاکستان مقدمہ چلایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ عرصے سے فیصل آباد کے قادیانی غیر مسلموں کی اسلام دشمن اور غیر قانونی سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں جس کی وجہ سے امن وامان کا مسئلہ پیدا ہوگیا ہے اور دونوں قادیانی غیر مسلم ڈی ایس پی مقامی جماعت انجمن احمدیہ کی سرپرستی کر رہے ہیں کیونکہ رہائشی مکان کو قادیانی عبادت گاہ میں تبدیل کرنا الاٹمنٹ اور ایگریمنٹ کی خلاف ورزی ہے اور قانوناً جرم ہے جس پر فوری کارروائی کی جانی ضروری ہے اس کے علاوہ گذشتہ ماہ ۳ جون کو اس کوٹھی سے قادیانیوں نے غیر قانونی جلوس بھی نکالا تھا اور یہی قادیانی لاوارث پلاٹ ۲۰۰۹ ڈی چیلنجر کالونی پر غیر قانونی قبضہ کرکے قادیانی عبادت گاہ تعمیر کرنا چاہتا ہے۔ جس کی موثر روک تھام کی جائے اور جھنگ طارق آباد کے ساتھ ایک اور قادیانی ارشاد کے خلاف بھی کارروائی کی جائے۔

توہین رسالت پر موت کی سزا مقرر کرنا قابل تعریف اقدام ہے

چوہدری شہباز احمد خاں امیر نونہالان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی اور سینٹ نے توہین رسالت کی سزا موت کا بل پاس کرکے قابل تعریف کام کیا ہے۔ امیر جماعت نے کہا کہ دراصل مرزائیت کا وجود بھی توہین رسالت ہے۔ اب مرتدوں کی شرعی سزا نافذ کرکے توہین رسالت کرنے والوں کو صفحہ ہستی سے مٹا ڈالو۔ نیز مطالبہ کیا کہ صحابہ رسولؐ، ازواج رسولؐ اور خاندان رسولؐ کی توہین کرنا بھی توہین رسالت ہے۔ ان کے بابت بھی ایسا ہی قانون بنایا جائے جو ان کی توہین کرے ان کو سزا صرف موت ہی ہو تاکہ ملک میں کوئی بدامنی پیدا نہ ہو اور ملک امن کا گہوارہ بن جائے۔

ربوہ میں قادیانیوں کے عقوبت خانے ختم کیے جائیں۔

نونہالان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ عبدالستار عاصم نے حکومت پاکستان سے زبردست مطالبہ کیا ہے کہ ربوہ میں مرزائیوں کے قائم کردہ عقوبت خانے تلاش کرکے ختم کیے جائیں انہوں نے کہا کہ ربوہ میں قادیانیوں نے مسلمانوں کو قتل کرنے اذیتیں پہنچانے کے لیے آہنی گیٹوں کے پیچھے مبینہ عقوبت خانے قائم کر رکھے ہیں جن کی نگرانی جماعت قادیانیہ کے مقامی سربراہ کرتے ہیں انہوں نے کہا مرزائی بھرے بازار سے مسلمانوں کو زبردستی اٹھاتے ہیں اور عقوبت خانے لے جاکر ان پر زبردست تشدد کرتے ہیں اور بعض کو قتل کر دیتے ہیں

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا فوراً اضافہ کیا جائے: سید امین گیلانی

سید امین گیلانی سرپرست اعلیٰ نونہالان تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ نے کہا ہے کہ ملت اسلامیہ کی صد سالہ جدوجہد کے نتیجہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اور ان کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی گئی تھی نیز جداگانہ طرز انتخاب کے اعلان کے بعد ان فیصلوں کا منطقی تقاضا یہ تھا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کرکے ہر شہری کی مذہبی حیثیت واضح کر دی جاتی تاکہ ان اہم اور تاریخی فیصلوں پر عملدرآمد میں کوئی شک وشبہ باقی نہ رہتا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور کل جماعتی مرکزی مجلس عمل نے یہ مطالبہ حکومت پاکستان کے سامنے پیش کیا ہے لیکن یہ کہا جاتا رہا کہ از سر نو پورے ملک کے شناختی کارڈز کو تبدیل کرنا مشکل ہے حالانکہ ایسا کرنا قومی اور دینی نقطہ نظر سے انتہائی ضروری ہے اب ملک بھر میں کمپیوٹر سسٹم کے تحت نئے شناختی کارڈز جاری کیے جا رہے ہیں اور ان کا ڈیزائن کابینہ میں منظوری کے لیے پیش کیا جا چکا ہے تو اب ہم حکومت سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس مرحلہ پر شناختی کارڈز میں مذہب کا اضافہ اور مسلم وغیر مسلم شہریوں کے شناختی کارڈ کے ڈیزائن اور رنگ کا تعین کرکے قوم کے اس دیرینہ مطالبہ کو پورا کیا جائے۔ حکومت سے ہماری گزارش ہے کہ اس معاملہ میں اب ٹال مٹول نہ کرے اور نئے شناختی کارڈز کو قومی امنگوں عوامی خواہشات اور مذہبی تقاضوں کے مطابق ترتیب دے سید امین گیلانی نے مطالبہ کیا کہ اب صوبے اور وفاقی کابینہ رائے دے چکی ہے لیکن وزیر اعظم مسٹر نواز شریف ٹال مٹول سے کام لے رہے ہیں قوم ان کا منہ تک رہی ہے کہ کب اعلان کرتے ہیں اس لیے اب شناختی کارڈز میں مذہب کے خانے کا فوراً اعلان کر دیں۔

قلعہ محمدی راوی روڈ لاہور میں عالمی مجلس کا جدید انتخاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قلعہ محمدی راوی روڈ لاہور کے زیر اہتمام گذشتہ دنوں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت حضرت مولانا قاری مفتی محمد بشیر صاحب نے کی۔ اجلاس میں عہدے داران کی سابقہ کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ سابقہ حسابات کی پڑتال تنظیمی اخراجات اور آمدن کے امور زیر غور آئے اور آئندہ سال کے لیے عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ سرپرست جناب حافظ حفیظ الرحمن صاحب ناظم تبلیغ حضرت مولانا قاری مفتی محمد بشیر صاحب امیر جماعت۔ پرنس محمد حامد خان بلوچ نائب امیر ملک محمد یامین ناظم اعلیٰ پرنس محمد اعجاز بلوچ ناظم محمد اکبر خان بلوچ خازن محمد الیاس بلوچ ناظم نشر واشاعت محمد مقصود انجم بلوچ ناظم دفتر حافظ محمد حارث مجلس شوریٰ محمد اعظم بلوچ محمد خلیل بلوچ محمد اسلام بلوچ حافظ عطاء الرحمن محمد ابرار ملک محمد اسلم ملک محمد خادم محمد شاہد بلوچ امان اللہ خان بلوچ محمد مقصود بلوچ محمد سلیم بلوچ محمد یاسین بلوچ محمد امتیاز محمد منظور بلوچ قاری خلیل الرحمن شامل ہیں اجلاس کے آخر میں یہ قرارداد بھی منظور کی گئی کہ حکومت کو شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ بھی درج کرنا چاہیے کیونکہ یہ اسلام اور ملک دونوں کے مفاد میں ہے آخر میں دعا کے درمیان شناختی کارڈ کے مسئلہ کے حل کے لیے خصوصی دعا کی گئی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم ٹاؤن کا انتخاب

لاہور، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اراکین کا اجلاس الحاج سید علی شاہ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ امیر الحاج سید سعید علی شاہ، نائب امیر اول ایس ایم نسیم نائب امیر دوم میاں منیر احمد ناظم اعلیٰ محمد محسن الملک ناظم سہیل میر ناظم تبلیغ ظہیر الدین بابر ناظم نشر واشاعت

محمد اسلم خزانچی میاں عبدالرؤف شائینہ برائے مرکزی مجلس عمومی محمد محسن الملک مجلس شوریٰ رشید احمد سندھو، میجر محمد الطاف حاجی احمد حسن سلیم ملک محمد شاکر رشید اختر بشیر احمد اعجاز احمد ظلی محمود احمد میاں محمد اسلم محمد امجد فاروق امتیاز خاں سید محمد احسن علی محمد عاصم۔ اجلاس میں طے پایا کہ اسلم ٹاؤن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو فعال کیا جائے گا۔ انتخاب کی نگرانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اچھرہ لاہور کے دفتر کا افتتاح

الحمدللہ لاہور میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی آمد سے لاہور جماعت کے کام میں تحریک پیدا ہوئی ہے کئی ایک مقامات پر مجلس کے یونٹ قائم ہوئے نیز دفتر کا قیام عمل میں لایا گیا نوجوانوں میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جوش و جذبہ پیدا ہو رہا ہے لاہور کے سرکاری دفاتر میں مرزائیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جا رہی ہے چنانچہ مورخہ ۱۰ جون عشاء کی نماز کے بعد گلبرگ (اب پورہ اچھرہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کا افتتاح ہوا جس میں نوجوانوں کی کثیر تعداد نے دلچسپی لی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ شہداء تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے وارث ہیں جیسے ان کے آباؤ اجداد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے ہزاروں کی تعداد میں جان عزیز کا نذرانہ پیش کیا۔ ان کی ارواح کو خوش کرنے کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ وہ بھی ان کے مشن کو جاری رکھیں نوجوانوں نے عہد کیا کہ زندگی کے آخری سانس اور خون کے آخری قطرہ تک ختم نبوت کا تحفظ اور قادیانیت کا تعاقب کرتے رہیں گے۔ تقریب میں راوی روڈ مجلس کے عہدیداران جناب اعجاز بلوچ حامد بلوچ اسحاق بلوچ اور چوہدری محمد حسین نے شرکت کی۔ دفتر کا انچارج محمد سلیم کو بنایا گیا۔

انجمن تحفظ ختم نبوت بڑا گھر کا اجلاس

انجمن تحفظ ختم نبوت بڑا گھر شیخوپورہ ختم نبوت کا سالانہ اجلاس ہوا اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا تلاوت محمد خادم حسین نے کی نعت قوالی محمد عباس نے پڑھی بعد میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حبیب اللہ بھٹی نے مرزائیوں اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کا ذکر کیا اور کہا کہ مرزائی اور قادیانی کافروں کے مقابلے میں بدتر ہیں ان سے بچو اور ختم نبوت کی حفاظت کے لیے ان کے خلاف جہاد کرو۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیوں سے دوستی نبی کریمؐ سے دشمنی کے مترادف ہے اس تقریب کا اہتمام حبیب اللہ نصراللہ، خادم حسین قمر حیات شاہد محمود شاکر ڈاکٹر مقصود احمد ساقی ڈاکٹر عبدالرؤف شہزاد ڈاکٹر عبدالشکور حکیم خادم حسین حکیم محمد سلیمان اللہ رکھا جرنل سٹور محمد ایوب صابر رانا شبیر احمد محمد اسلم بیگ یاسر محمد ندیم مختار حمید صابر، حاجی ندیم باری اور پرنسپل محمد اسحاق تبسم وڑائچ نے کیا۔

مولانا اکرام الحق خیری کو صدمہ

مجاہد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حافظ محمد شفیع جالندھری کے چھوٹے بھائی اور ممتاز عالم دین مولانا اکرام الحق خیری کے والد محترم گذشتہ دنوں علالت کے بعد انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر خواجہ خان محمد مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مولانا عبدالرحیم اشعر مولانا اللہ وسایا جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا مولانا محمد انور فاروقی نے مرحوم کے لیے دعا مغفرت کی کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔

قاضی محمد اسرائیل گرنگی کو صدمہ

مولانا قاضی محمد اسرائیل گرنگی خطیب جامع مسجد صدیق اکبر مانسہرہ کی ہمشیرہ گذشتہ دنوں گڑھی حبیب اللہ میں وفات پا گئیں ان کی نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور مرحومہ کو گرنگ کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

قلعہ کالر والا ضلع سیالکوٹ کی ڈائری

رپورٹ اعجاز بلوچ راوی روڈ لاہور

قلعہ کالر والا نارووال لاہور روڈ پر ایک مشہور قصبہ ہے جس کی اچھی خاصی آبادی ہے قریب و جوار کے چکوک اور دیہاتوں میں قادیانی خاصی تعداد میں آباد ہیں، ویسے بھی یہ علاقے سرحدی علاقہ ہیں یعنی پاک و ہند کی سرحد کے قریب واقع ہیں قادیانی ایک منصوبہ کے تحت ایسے علاقوں میں قیام پذیر ہیں۔ گذشتہ دنوں قادیانیوں نے ایک تبلیغی اجتماع منعقد کیا جس میں علاقہ بھر کے قادیانی وافر تعداد میں شریک ہوئے ایک قادیانی مربی نے مسلمان مجھ کو اس اجتماع میں شرکت کی دعوت دی تو مسلمان مجھ ایک شرط کے تحت شرکت کے لیے آمادہ ہو گیا کہ وہاں مجھے سوال کرنے کی اجازت ہوگی تو قادیانی مربی نے حامی بھر لی اجتماع میں قادیانی مربیوں نے ملک کے آئین و قانون کے خلاف جی بھر کر زہر افشانی کی سوال و جواب کی محفل میں حیات عیسیٰ علیہ السلام پر مباحثہ شروع ہو گیا۔ بات طویل ہو گئی تو قادیانی مربی نے راہ فرار اختیار

حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ
ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

کا پیغام

ہفت روزہ خاور بہاولنگر

جماعت کا ہمدرد و معاون اخبار ہے۔ ہماری دعائیں اس کے ساتھ ہیں کارکنان و ہمدردان ختم نبوت سے اپیل ہے کہ خاور اخبار سے بھرپور تعاون کریں۔ جہاں جہاں ہفت روزہ ختم نبوت جاتا ہے وہاں اس کی فروخت و تقسیم کا انتظام کریں۔ اور جماعتی خبریں بھی خاور کو بھجوائیں۔

مولانا قطب الدین امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر

کرتے ہوئے کہا کہ اس موضوع پر گفتگو کے لیے مناظرہ کی تاریخ طے کریں۔ تاریخ متعین ہوگئی قادیانیوں نے لکھ دیا کہ اگر ہمارے مربی مناظرہ کے لیے نہ آئے تو ہم شکست تسلیم کرلیں گے۔ اور اگر علماء کرام نہ آئے تو آپ لوگ شکست تسلیم کریں۔ جانبین کے دستخط ہوگئے جوں جوں تاریخ قریب آرہی تھی توں توں قادیانیوں کے چہرے مرجھائے جارہے تھے انہوں نے مسلمانوں پر مختلف حضرات سے دباؤ ڈلوانے کی کوشش کی تاکہ مناظرہ سے راہ فرار حاصل کی جاسکے لیکن مسلمان ڈٹ گئے۔ قادیانی وفد کی صورت میں انتظامیہ کو ملے اور کہا المدد یا اے سی، اے سی المدد یا ڈی سی المدد یا ایس پی المدد انتظامیہ پسرور نے مولانا رشید احمد پسروری مدظلہ کو بلایا اور کہا کہ آپ یہ پروگرام ملتوی کردیں مولانا نے فرمایا کہ امن وامان کی ذمہ داری میں قبول کرتا ہوں لیکن پروگرام ملتوی کسی صورت میں نہیں ہوسکتا۔

جامع مسجد ختم نبوت قلعہ کالروالا کے خطیب مولانا قاری دین محمد ثاقب لاہور دفتر میں تشریف لائے اور صورت حال سے آگاہ کیا لاہور ڈویژن مجلس کے انچارج اور مناظر ختم نبوت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی تو موصوف مجاہد ختم نبوت اعجاز طور کی معیت میں مقررہ تاریخ پر قلعہ کالروالا تشریف لے گئے ظہر کے بعد عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس سے مولانا فیروز خان ڈسکہ مولانا رشید احمد قادری پسرور، مولانا یحییٰ محسن نارووال قاری دین محمد ثاقب مولانا ثناء اللہ اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا مقررین نے قادیانیوں کو للکارا اور قادیانی نہ آنے تھے اور نہ آئے پروگرام سے علاقہ کے مسلمانوں میں فرحت وشادمانی کی لہر دوڑ گئی۔ مقررین نے قادیانیت کے دجل فریب کا پردہ چاک کیا اور انتظامیہ کو متنبہ کیا کہ قادیانیوں کے کھلے عام پروگرام آئین پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ سی کی خلاف ورزی ہیں تمام منتظمین مقررین کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے بصورت دیگر مسلمانان علاقہ آئندہ کے لیے ایسے کسی پروگرام کو برداشت نہیں کریں گے۔ جلسہ عصر کی نماز تک جاری رہا قاری دین محمد ثاقب خطیب جامع مسجد ختم نبوت قلعہ کالروالا نے تمام مقررین بالخصوص مناظر ختم نبوت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا شکریہ ادا کیا آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

اطلاع

ہم قارئین ختم نبوت وعالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مخلص احباب کو مطلع کرتے ہیں کہ ہفت روزہ ختم نبوت کی جعلی رسید بک پر ہفت روزہ کے نام سے چندہ وصول کیا جارہا ہے لہذا آپ ایسے حضرات سے ہوشیار رہیں۔

نیز یہ کہ اس سلسلے میں تحقیقات اور قانونی کارروائی کے لئے مولانا اللہ وسایا صاحب کا تقرر کیا گیا اگر کسی صاحب کو اس جعل ساز کے بارے میں علم ہو تو وہ مولانا اللہ وسایا سے رابطہ قائم کرے۔

شکریہ مولانا عزیز الرحمٰن۔

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

ایجنسی ہولڈرز متوجہ ہوں!

ہفت روزہ ختم نبوت کے ایجنسی ہولڈرز کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بقایاجات وغیرہ کے سلسلے میں مولانا اللہ وسایا صاحب کو ذمہ دار مقرر کیا گیا ہے لہذا آپ حضرات اس سلسلے میں اپنا رابطہ مولانا اللہ وسایا صاحب سے رکھیں۔

مولانا عزیز الرحمٰن۔ مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

جناب میاں محمد نواز شریف صاحب وزیر اعظم پاکستان سے

دردمندانہ اپیل

- قادیانی آئین وقانون سے بغاوت کرکے خود کو مسلمان ظاہر کررہے ہیں۔
- بینظیر طور پر الجزائر، ترکی، جاپان، روانڈا میں آپ کے دور اقتدار میں قادیانی سفیر براجمان ہیں۔
- یونیسکو میں ڈپٹی سیکرٹری قادیانی تعینات کیا گیا۔

آپ نے اپنے حالیہ دورہ (جون ۹۲ء) میں لندن جاکر ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی عیادت کی۔ یہ وہ کم بخت ہے جس نے ۷۴ء میں قادیانی غیر مسلم اقلیت کی قرارداد کے پاس ہونے پر پاکستان کی سرزمین کو لعنتی قرار دے کر پاکستان کی ملازمت ورہائش ختم کردی تھی۔ ایسے باغی سے آپ کا ملنا اسلامیان عالم سے ناروا زیادتی ہے۔

- فوج کے ایک افسر نصیر قادیانی کو آپ کے دور میں ترقی سے نوازا گیا اور آگے پوری فوج پر چھا جانے کیلئے قادیانی راستہ کھل گیا۔
- شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے کے حق میں چاروں صوبائی حکومتوں کی رپورٹیں آچکی ہیں۔
- اسلامی نظریاتی کونسل اپنی مطبوعہ سالانہ رپورٹ برائے ۷۷-۱۹۷۶ء کے صفحہ ۱۵۳ پر سفارش ۲۲ میں شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے کی سفارش کرچکی ہے۔
- وفاقی وزارت مذہبی امور نے سپیشل پیغام تحریری نمبری ۳۰۔ اے۔ ڈی۔ جے ۹۲ء میں اس کے حق میں زوردار رپورٹ سفارش کی ہے۔
- وفاقی وزارت داخلہ اور وزارت قانون نے مذہب کے خانے کے اضافے کی تجویز پاس کی۔
- قومی ودینی رہنماؤں نے آپ سے اور صدر مملکت سے بالمشافہ اس کا مطالبہ کیا۔ اخبارات گواہ ہیں کہ صدر مملکت نے اس کی یقین دہانیاں اور صریح وعدے فرمائے۔
- تمام مکاتب فکر کی دینی جماعتوں کا یہ ایک متفقہ مطالبہ ہے۔
- اسلام کے نام پر برسراقتدار آنے والی حکومت مذہب کے نفاذ کے وعدے کا ایفا تو درکنار صرف لفظ مذہب شناختی کارڈ میں درج کرنے سے گریزاں ہے۔ آخر کیوں؟

حق تعالیٰ آپ کو امت مسلمہ کے جذبات کے احترام کی توفیق بخشیں۔ آمین

آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان

ختم نبوّت زندہ باد

قادیانی مُردہ باد

بقیہ : حیات مسیح

احادیث ملیں جن سے ثابت ہوا کہ جہاں کہیں لفظ توفّی کا فاعل خدا ہو اور وہ شخص مفعول بہ ہو جس کا نام لیا گیا ہے تو اس جگہ صرف مار دینے کے معنی ہیں نہ اور کچھ۔ (صفحہ ۲۰۶) بات واضح ہے کہ ازالہ اوہام جو سابقہ کتاب ہے اس میں سات ہزار جگہ کی نشاندہی کا تذکرہ اور آخری (پچھلی) کتاب میں صرف تین سو کا ذکر۔ حالانکہ بمع بخاری دیگر کتب احادیث میں کافی محنت کی گئی ہوگی۔ جس میں یہ عدد بڑھنا چاہیئے تھا نہ کہ ان سات ہزار سے گھٹ کر صرف تین سو رہ جاتا۔ معلوم ہوا کہ پہلی بات بھی ایک بڑھک تھی۔ اور دوسری بھی ایک گپ ہے اور یہ گپ بازی کا چکر مرزائی تصانیف میں عام پایا جاتا ہے۔

۵۔ اس من گھڑت قاعدہ کا کوئی ثبوت اور سند نہ تھی لہذا مرزا صاحب خود بھی اس میں گا ہے گا ہے ترمیم و تبدیلی کرتے رہے۔ ملاحظہ فرمایئے کہ:

یہ قاعدہ ان کی کتاب ازالہ اوہام اور دیگر کتب میں عام پایا جاتا ہے مگر اس کے کافی بعد کی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۰۰ میں انہوں نے اس قاعدہ میں ایک مزید شرط کا اضافہ کر دیا کہ اس کا مفعول بہ بجائے ذی روح کے کوئی انسان بطور علم کے ہو جس کا نام زید بکر خالد لیا گیا ہو حالانکہ پہلے قاعدہ میں صرف ذی روح کا ذکر تھا۔ چاہے وہ انسان ہو یا حیوان ہو۔ مگر یہاں اس شرط میں تحدید (حد بندی) کر دی کہ مطلق ذی روح نہیں بلکہ ظاہر ہو مثل زید۔ بکر۔ خالد۔ اس کے ساتھ ساتھ اس قاعدہ کو توڑنے پر پہلے پانچ ہزار کا انعام مقرر کیا تھا۔ (سل مصفیٰ صفحہ ۲۲۱ ج ۲) ۔ اور خود مرزا صاحب نے حکیم نور دین سے وثوق پر ایک ہزار روپیہ کا اعلان کیا مگر جب یہ قاعدہ اثنائے مطالعہ ٹوٹتا پھوٹتا نظر آیا تو اپنی آخری کتاب براہین صفحہ ۲۱۰ ج ۵ میں انعام صرف دو صد روپیہ کر دیا ملاحظہ فرمایئے کہ اس قاعدہ کے اختراعی ثابت ہونے اور اس کی دھجیاں فضائے آسمانی پر اڑتے دیکھ کر انعام بھی گھٹا دیا تاکہ اگر کہیں پھنس جائیں تو اس تھوڑی سی رقم سے ہی جان چھوٹ جائے۔ یہ کذب مرزا کی ایک واضح دلیل ہے۔

۷۔ مرزا صاحب کا قاعدہ ان کی وضع کردہ شرائط کے مطابق بھی ٹوٹا ہوا ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) قال تعالیٰ وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ۔ (الانعام آیۃ ۶۰)

ترجمہ:۔ وہ ذات مقدس جو تمہیں رات کو قبضہ میں لے لیتا ہے (سلا دیتا ہے) اور جو تم دن میں کرتے ہو وہ جانتا ہے۔

(۲) مسند بزارؒ۔ طبرانی۔ صحیح حبانؒ میں بروایت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک سائل کے جواب میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ:۔

واذا رمی الجمار لا یدری احد ما لہ حتی یتوفاہ اللہ یوم القیامۃ۔ الحدیث منقول از کیل الموفی صفحہ ۵)

ناظرین کرام ملاحظہ فرمالیں کہ آیت قرآنی میں لفظ توفی از باب تفعّل موجود ہے فاعل بھی اللہ ہے اور مفعول بھی ذی روح بلکہ انسان ہیں مگر معنی موت نہیں۔

اسی طرح حدیث رسول ﷺ میں لفظ توفی ہے جس کا فاعل لفظ اللہ اسم ظاہر ہے اور مفعول بہ بھی صرف ذی روح ہی نہیں بلکہ انسان ہے۔ مگر معنی موت نہیں بلکہ پورا اجر دینا ہے۔

اب بتلایئے مرزا صاحب کا من گھڑت قانون کدھر گیا؟

بقیہ : جامعہ ملیہ اسلامیہ

اظہار خیال مان لیا جائے تو فتنہ کا ایک ایسا دروازہ کھل جائے گا۔ جو صرف مسلمانوں اور ان کے پیغمبروں اور ان کی مقدس کتابوں تک ہی محدود نہیں رہے گا۔ بلکہ دوسرے مذاہب کے پیشواؤں کی بھی کھل کر بے حرمتی ہونے لگے گی۔

علماء کرام کی خاموشی

افسوس یہ ہے کہ ہمارے اکثر علماء دین اور مذہبی رہنماؤں نے سلمان رشدی اور اس قبیل کے ہندوستانی دشنام طرازوں کے معاملے میں کمزوری دکھائی ہے۔ اسی نرم روی کا یہ نتیجہ ہے کہ اب ہندوستان میں رشدی کے حامیوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے اور دل آزار شوروں کا جیسے اخبار نویس کی دریدہ دہنی بے لگام ہوتی جارہی ہے۔ یہ دیکھ کر سخت حیرت اور افسوس ہوتا ہے کہ دہلی کی ایک عالم دین کہلانے والی شخصیت نے بھی پروفیسر مشیر الحسن کی وکالت کی ہے اور جامعہ ملیہ اسلامیہ کے طلباء کو اپنی تحریک واپس لینے کا مشورہ دیتے ہوئے مشیر الحسن کو معاف کر دینے کی تلقین کی ہے۔

"چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی"

کچھ پیشوایان دین سے

بہر حال۔ امت مسلمہ اور خصوصاً جامعہ ملیہ اسلامیہ کے باشعور طلباء کو کسی بھی ایسی شخصیت کی باتوں میں نہیں آنا چاہیئے۔ جس کی حب رسول صرف زبانی دعوؤں تک محدود ہو اور اس کی تصدیق اس کے عمل سے نہ ہوتی ہو۔

وقت کا تقاضا یہ ہے کہ جن لوگوں پر تبلیغ دین کی ذمہ داری خاص طور پر عائد ہوتی ہے اور جو انبیاء علیہم السلام کے وارث سمجھے جاتے ہیں۔ وہ حجروں۔ درسگاہوں اور خانقاہوں سے نکل کر باہر آئیں اور ملت کے ان نونہالوں کی رہنمائی کریں جو ناموس رسول کی خاطر اپنا مستقبل داؤ پر لگا بیٹھے ہیں اور انہیں اب تک کسی سیاسی جماعت یا غرض مند سیاسی لیڈر کی حمایت اور سرپرستی حاصل نہیں ہے اور یہ اس تحریک کے برحق اور پرخلوص ہونے کی علامت بھی ہے۔ ان حالات میں ہماری دعا ہے کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے طلباء کی تحریک عارضی رکاوٹ کے باوجود اپنے مقصد میں کامیاب ہو اور انہیں دین اور دنیا دونوں میں سرخروئی حاصل ہو۔

بقیہ : حضور بحیثیت داعی انقلاب

وہ خندہ پیشانی سے آزادانہ اور بے خوف انسانوں کی تنقید قبول کرتے۔ ایک مرتبہ مصر کے گورنر کے خلاف ایک غریب آدمی شکایت کرتا ہے کہ اس کے بیٹے نے مجھے مارا ہے کیونکہ میرا گھوڑا اس کے گھوڑے سے آگے نکل گیا تھا حضرت عمرؓ نے اس کو تعزیر

وہ تاریخی فقرات کہے جن پر امت مسلمہ ہمیشہ ناز کرے گی۔ فرمایا کہ اے گورنر مصر! تم نے کب سے لوگوں کو اپنا غلام سمجھنا شروع کر دیا ہے۔ حالانکہ وہ اپنی ماؤں کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوئے ہیں۔ ایک دفعہ ایک رومی سفیر آتا ہے اور دیکھتا ہے کہ امیرالمومنین حضرت عمرؓ ریت پر لیٹے ہوئے ہیں اور ایک درخت کے سائے میں دوپہر کاٹ رہے ہیں۔ وہ بے ساختہ کہہ اٹھتا ہے کہ اے عمرؓ! تم عدل و انصاف سے کام لیتے ہو اس لئے میٹھی نیند سوتے ہو۔ اور ہمارے حکمران ظلم کرتے ہیں اس لئے انہیں ریشمی بستروں پر بھی نیند نہیں آتی۔ یہ تھا وہ تہذیب کے اندر وہ انقلاب جو نبی اکرمﷺ کی تربیت و تعلیم سے برپا ہوا۔ یہ تاریخ انسانی کا سب سے بڑا اور حقیقی انقلاب تھا جس نے تمام انسانوں میں رنگ و نسل اور زبان کے اختلاف مٹا کر انہیں ایک صف میں لا کھڑا کیا۔ اور جمعیت طلبہ اسلام بھی اپنے شاندار ماضی اور تابناک مستقبل سے علماء حق کی سرپرستی میں اس انقلاب کا پیغام دیتی ہے جو نبی کریمﷺ نے برپا کیا جس کا نقشہ مولانا حالی نے کچھ یوں کھینچا ہے۔

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمین جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن دل میں سب کے لگا دی
اک آواز میں سوتی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

بقیہ : عصمت چغتائی

میں انھوں نے ایک افسانوی نشست کی صدارت کرتے ہوئے عریانی کی تائید میں یہ فقرہ بھی کہہ ڈالا تھا کہ قدرت نے ہمیں قمیص پاجامہ پہنا کر نہیں پیدا کیا ہے۔

غالباً تعمیر حیات کو چھوڑ کر شاید ہی مسلمانوں کے کسی اخبار یا رسالے نے اس خاتون کی نعش نگاری اور اس کے نتیجہ میں ان کا جو انجام خود ان ہی کے حسب وصیت جلائے جانے کی شکل میں ہوا۔ اس پر قلم اٹھانے کی کوئی ضرورت محسوس کی۔

بقیہ : فضائل شہداء

شہداء کی اقسام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پانچوں شہید ہیں۔ پیٹ کی بیماری سے مرنے والا۔ طاعون سے مرنے والا۔ ڈوب کر مرنے والا۔ دب کر مرنے والا اور جہاد فی سبیل اللہ میں کام آنے والا۔

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ثابتؓ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ انہیں بلایا تو وہ نہیں بولے۔ آپؐ نے واپسی پر فرمایا۔ ابوالربیع پر بے ہوشی غالب آگئی ہے۔ عورتوں نے رونا چلانا شروع کر دیا اور جابرؓ انہیں خاموش کرانے لگے۔ آپؐ نے فرمایا "انہیں چھوڑ دو، جب "واجب" ہو جائے تو پھر کوئی رونے والی نہ روئے۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ یہ "وجوب" کیا ہے؟ فرمایا جب آدمی مر جائے۔ ان کی بیٹی بولیں "بخدا مجھے تو پورا یقین تھا کہ یہ جہاد میں شہادت پائیں گے اور انہوں نے تو جہاد کے سامان سے پوری تیاری کر رکھی تھی۔ روایت کرنے والے صحابی جابرؓ کہتے ہیں کہ پھر آپؐ نے یہ فرمایا "اللہ کی راہ میں لڑ کر شہید ہونے والے کے علاوہ شہیدوں کی سات قسمیں ہیں۔ پیٹ کی بیماری سے مرنے والا۔ ڈوب کر مرنے والا۔ ذات الجنب (سرطان) میں مرنے والا۔ جسے ظلم سے مارا گیا ہو، یا پیٹ کی کسی بیماری سے مر گیا ہو۔ یا طاعون سے۔ آگ میں جل کر مر گیا ہو۔ اور وہ جو کہیں دب کر مر جائے اور وہ حاملہ عورت جو بچے کی ولادت کے دوران مر جائے۔

طاعون شہادت ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ "طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کی بابت پوچھا تو آپؐ نے فرمایا "تم میں سے پہلے لوگوں کے لئے تو یہ اللہ کا ایک عذاب تھا، پس اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے اسے رحمت بنا دیا ہے۔ اللہ کا کوئی بندہ جو طاعون والے کسی شہر میں صبر اور ثواب حاصل کرنے کیلئے رہتا ہے اور اس یقین کے ساتھ اس شہر سے بھاگتا نہیں کہ اگر اللہ کو منظور نہیں تو مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی۔ تو ایسے آدمی کو شہید کا ثواب ملے گا۔

حضرت ابوموسیٰ (عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت زخمی ہو کر یا طاعون سے فنا ہوگی۔ آپؐ سے پوچھا گیا کہ زخمی ہو کر مرنے کو تو ہم جانتے ہیں۔ مگر یہ طاعون کیا ہے؟ "فرمایا تمہارے دشمن، جنوں کا کوئی چیز مار کر تم کو ختم کرنا "..... اور ہر ایک میں، شہادت ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو طاعون کی بابت فرماتے ہوئے سنا "طاعون سے بھاگنے والا اور جہاد سے بھاگنے والے ایک جیسے ہیں اور جس نے اس میں صبر سے کام لیا، اسے شہید کا ثواب ملے گا۔ (احمد)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ "جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے، جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔ جو اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اپنے بال بچوں کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا۔ یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص آ کر مجھ سے میرا مال چھیننے لگے تو؟ فرمایا "اپنا مال اس کے حوالے مت کرو، اگر وہ مجھ سے لڑنے لگے تو؟ فرمایا "تم بھی اس سے لڑو۔

اگر وہ مجھے قتل کر دے تو؟ فرمایا "تم شہید ہو گے ایسے میں اگر میں اس کو قتل کر دوں تو؟ فرمایا "وہ آگ میں ہو گا۔ (مسلم)

بقیہ : پریس کانفرنس

صورت وہ ہوتی ہے جو علامہ شبیر احمد عثمانی نے لکھی ہے ملاحظہ ہو۔

"ہر ایک کا ذنب (گناہ) اس کے مرتبہ کے موافق ہوتا ہے۔ کسی کام کا بہت اچھا پہلو چھوڑ کر کم اچھا پہلو اختیار کرنا گو وہ حدود

جوازِ استحسان میں ہو بعض اوقات مقربین
کے حق میں ذنب (گناہ) سمجھا جاتا ہے ،،
حسنات الابرار سیئات المقربین۔ کے یہ
ہی معنی ہیں۔
(حاشیہ برسورۂ محمد آیت نمبر ۱۹ تفسیر عثمانی)

اس تفصیل کے بعد ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے محترم قاری کا اعتراض بھی رفع ہو گیا ہوگا اور پرچے میں وضاحت کی خواہش بھی پوری ہو گئی۔

البتہ مدیر مسئول کے ذریعے وضاحت اس لئے نہ ہو سکی کہ وہ ان دنوں برطانیہ کے دورے پر ہیں۔

بقیہ : صوفی عبدالرحیم نیازی

زبان میں کئی نعتیں لکھی ہیں۔ آپ کا سفرِ آخرت آپ کی اپنی نعت کی ترجمانی کا واضح ثبوت ہے۔ کیونکہ عصر کی نماز کے دوران سجدہ میں ہی آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی تھی اور آپ کی نعت کے یہ اشعار ہیں کہ

اس لئے ہمارے دلمیں تو اعوذ بے چمگاد لیوے مدینہ غلاماں یا ہوئے
سر سجدے تے ہوتے رب آگے۔ سرخرو اب آگے فریاد ہوئے

صوفی عبدالرحیم خان موسیٰ خیل میں پیدا ہوئے۔ آپ نیازی قبیلے کے ذیلی خاندان باہی کے چشم و چراغ تھے۔ طبعاً نیچا لال میں یہ قبیلہ حصیم الطبع مانا جاتا ہے۔ اس قبیلے کے افراد کی حسیتیں اس کھڑپوں سے نا آشنا ہیں جو شمالی پنجاب کے اس گروہ کے لوگوں میں بطور خاص پایا جاتا ہے۔ شنید ہے ان کے بزرگ پھوری خیل سے آکر موسیٰ خیل آباد ہوئے۔ تعلیم کے حصول کے بعد استاد دینیات ہوئے اور سرکاری ملازمت میں رہتے ہوئے بھی اپنی حریت فکری پر اسے اثر انداز نہ ہونے دیا۔ حتیٰ کہ آزادی وطن کی تحریک جب عروج پر آئی تو انگریزی کی ملازمت سے بطور احتجاج استعفیٰ دے دیا اور دن رات وطن کی آزادی کی خاطر سیاسی عمل جاری رکھا۔ میانوالی کے سابق ڈپٹی کمشنر احمد حسن خان کے نام ان کی مشہور نظم ضلعی تاریخ کا اہم واقعہ ہے۔

آپ نے اپنے علاقہ میں مذہبی، سیاسی اور سماجی سرگرمیوں کو جاری رکھا۔ تو ڈپٹی کمشنر نے تنگ آکر آپ کا تبادلہ سزا کے طور پر ماہی ضلع مظفر گڑھ کر دیا۔ جس پر انہوں نے ایک گیک سی البدری۔ طبعاً کیونکہ انقلابی تھے اس لئے ہر معاملے میں تحریکی انداز اختیار کر لیتے۔ وہ ہیکچاہٹ نہ رکھتے مگر جب ڈٹ جاتے تو ڈٹ ہی جاتے۔

صوفی عبدالرحیم خان صوفی ہی نہ تھے کہ اس طرح قائل نہیں تھے کہ وہ انسان کی کمزوری تعبیر ہونے لگے۔ وہ اسلام کو باوقار ایک عظیم قوت کا راز اور عظمت رفتہ کے پاسدار دیکھنے کے متمنی تھے۔ ان کا فکری اور عملی تعلق ایسی تحریکوں اور شخصیتوں سے تھا جو ہر لحاظ سے قربانیوں کی داستان رقم کرتے تھے۔

مولانا گل شیر شہیدؒ جہاں جاتے شیر کی مانند جاتے ان کے قول کی روانیوں نے فعل و عمل کی جولانیوں میں جھلک پیدا کر دی تھی جسے بعد میں ہم نے صوفی عبدالرحیم خان مرحوم کی ذات میں منعکس پایا۔ اسی طرح خطیب اعظم سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے پہلو بہ پہلو احرار کی زبان بن کر صوفی عبدالرحیم خان مرحوم نے تگ و دو کی۔ وہ ہمیشہ ان افراد کی خدمت میں لگے رہے جو امت مسلمہ کا ناطہ اور قبلہ درست کرنے میں کوشاں رہے۔

وہ زندگی کو صرف حصول مقصد کے لئے صرف کرتے رہے اور ان کے آخری دنوں تک صرف اسی تگ و دو کی پرچھائیں نظر آتی رہیں۔ وہ محبتوں والے باوفا شخص تھے۔ مجھے ان کے ایک ایک قدم اور ایک ایک لفظ سے یہ احساس جھلکتا نظر آتا۔

؎ محبت میں بہل کر اور نفرت سے گریزاں ہو
یہی دو خوبیاں انسان کی تکمیل کرتی ہیں

صوفی عبدالرحیم خان نیازی کے پسماندگان اب فیصل آباد میں کاروبار جاری رکھے ہوئے ہیں اور اب موسیٰ خیل سے مکمل طور پر نقل مکانی کرکے فیصل آباد رہائش پذیر ہیں۔ ان کے صاحبزادگان حاجی غلام رسول خان، غلام محمد خان، عنایت اللہ خان، امداد اللہ خان، ثناء اللہ خان اور ڈاکٹر گل شیر خان ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش میں ہیں۔

اس دور کی مشکلات، ضروریات اور دیگر تکلفات میں اس قدر اضافہ ہو چکا ہے کہ پرانی یادگاریں جب منہدم ہوتی ہیں تو پسماندگان سوچتے ہی رہ جاتے ہیں کہ یہ کیسے لوگ تھے جو اتنے علمی اور تحریکی کام کر گئے۔ ہم کو تو صرف روزگار سے ہی فرصت نہیں ملتی۔ بہرحال صوفی عبدالرحیم خان نیازی موسیٰ خیل مرحوم جیسے لوگ موجودہ دور کے دامن میں اللہ کی نعمتوں سے کم نہیں۔ خدا ایسے افراد کی عمروں میں برکت ڈالے تاکہ یہ زمانے کی قیادت کرکے تربیت کرتے رہیں۔ کیونکہ یہی لوگ دراصل وہی لوگ ہیں کہ جو اس کھیت کی آبیاری کر رہے ہیں کہ

؎ ساری دنیا کے لئے بہار کی پہچان ہو
جس پہ اللہ کرے نازوہ انسان بنو

بقیہ : اداریہ

گرفتار کر لئے گئے ان دونوں کا تعلق ربوہ سے تھا۔ ماڈل کالونی کراچی میں اب جو کچھ ہو رہا ہے اس میں بلاشک و شبہ قادیانیوں کی سازش کار فرما ہے۔ یہ جو مرزا طاہر نے اپنی جماعت کے قائدین کو کام کی رفتار تیز کرنے کی ہدایت کی ہے ہمیں اس میں صاف محسوس ہو رہا ہے کہ اب قادیانیوں کا قتل عام کا پروگرام ہے اور اس سلسلہ کی پہلی کڑی ماڈل کالونی کے مولانا قاضی شمس الحق پر قاتلانہ حملہ ہے۔ ایسا اس لئے ہے کہ قادیانی اکھنڈ بھارت کا منصوبہ جلد سے جلد پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہتے ہیں اس سلسلہ میں مرزا طاہر کا وہ بیان بھی پیش نظر رکھنا چاہئے جس میں اس نے ثقافت و تہذیب میں اشتراک ہونے کے ناطے بنگلہ دیش پاکستان اور بھارت کو متحد اور ایک ہونے کا مشورہ دیا تھا۔

مرزا طاہر کے بیان سے اگر کوئی یہ تاثر لیتا ہے کہ سندھ میں قادیانیت فروغ پارہی ہے یا سندھی کثیر تعداد میں قادیانی بن رہے ہیں تو یہ سراسر غلط ہے سندھی غیرت مند قوم ہے وہ قادیانیوں کے دھوکے اور فریب میں نہیں آسکتی البتہ کچھ علیحدگی پسند سندھی قادیانیوں کو قادیانی ہونے کا فریب محض اپنی مطلب برآری کے لئے دے رہے ہوں اور اپنے کو قادیانی ظاہر کر رہے ہوں تو یہ اور بات ہے۔ جھوٹ بولنا قادیانی مذہب کا بنیادی رکن ہے۔ خود مرزا قادیانی کی نبوت سراسر جھوٹ ہے اس لئے کسی کو مرزا طاہر یا دوسرے قادیانیوں کے جھوٹے بیانات سے فریب میں نہیں آنا چاہئے۔

بہرحال اب جبکہ حکومت نے فوجی اپریشن شروع کیا ہوا ہے۔ پکڑ دھکڑ جاری ہے اسلحہ برآمد کیا جارہا ہے تو حکومت قادیانیوں کو بھی اپریشن میں سرفہرست رکھے۔ اگر انہیں چھوٹ دے دی گئی تو یہ سندھ کے ذریعے مرزا محمود کی اکھنڈ بھارت کی پیشگوئی کو پورا کرنے کی پوری پوری کوشش کریں گے۔

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

بمقام
جامع مسجد برمنگھم
۱۸۰ ہائی وے
بیلگریو روڈ برمنگھم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرِ اہتمام

عالمی ساتویں ختم نبوۃ کانفرنس برمنگھم

مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۹۲ء بروز اتوار صبح ۹ بجے تا شام ۷ بجے

کانفرنس کے چند عنوانات

مسئلہ ختم نبوت ● حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام
● مسئلہ جہاد ● قادیانیت کے عقائد و عزائم ● مرزا طاہر کا مباہلہ سے فرار ● مرزائیوں کی
اسلام دشمنی اور ان کی دہشت گردی۔ کانفرنس میں جوق در جوق شرکت
فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے
نہیں دیں گے اور ان کا تعاقب جاری
رکھیں گے۔ کانفرنس کو کامیاب
بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے۔

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرۃ مولانا
خواجہ خان محمد
صاحب مدظلہ
امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو ۹-۹ ایچ زیڈ یو کے
فون
071-737-8199